میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وسلم
علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مصطفیٰ لائبریری
لاہور کینٹ
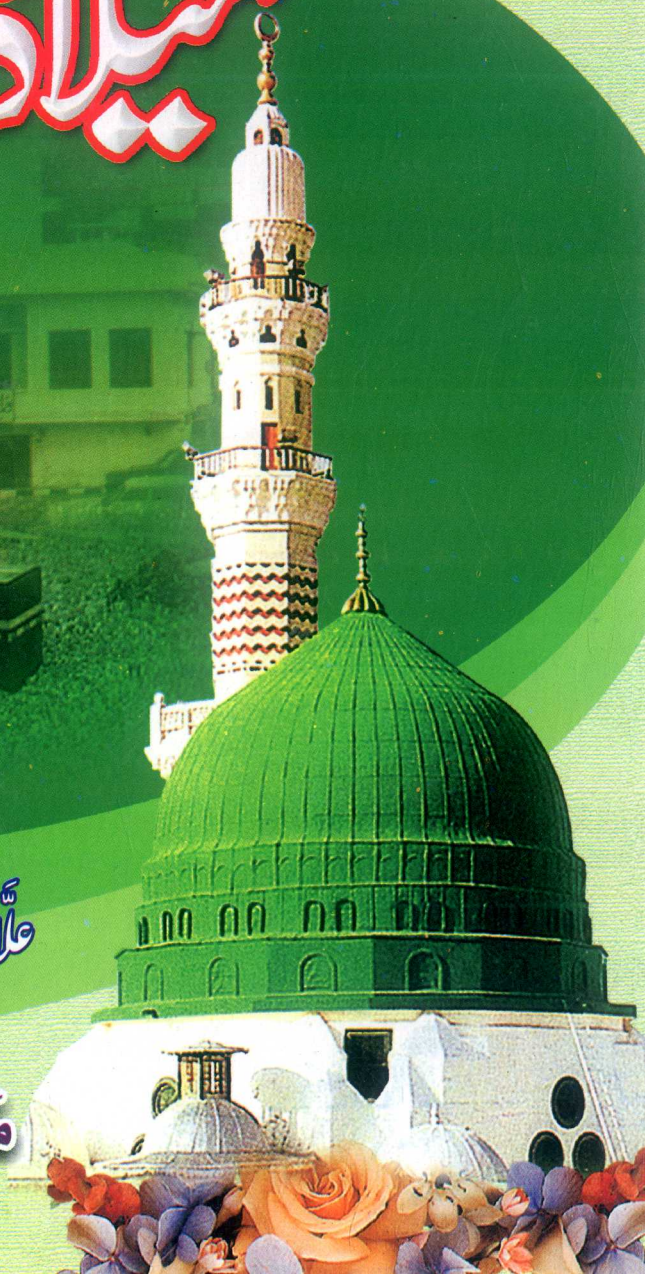
جناب سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارکہ وسلم کے
خصائص وفضائل اور میلاد وقیام کے دلائل نہایت دلچسپ انداز میں

عید میلاد النبی

(صلی اللہ علیہ وآلہ وبارکہ وسلم)

از

مولانا حاجی پروفیسر نور بخش حنفی نقشبندی توکلی

مصطفیٰ لائبریری
۱۶۱/ای فاروق کالونی، والٹن، لاہور کینٹ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

(جملہ حقوق محفوظ) سلسلۂ اشاعت نمبر 52

نام کتاب ------ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم
مصنف ------ مولانا حاجی پروفیسر نور بخش حنفی نقشبندی توکلی
موضوع ------ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحیثیت رحمتِ عالم
ترجمہ وحواشی ------ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی
کمپوزنگ ------ ورڈز میکر لاہور
صفحات ------ ۴۰
طابع ------ اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور
تاریخ اشاعت ------ ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ مئی ۲۰۰۴ء
تعداد ------ گیارہ صد
بصد شکریہ ------ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
ہدیہ ------ دعائے خیر برائے والدین
محترم صوفی محمد عاشق ہمدمی (سرپرست اعلیٰ)
مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان، والٹن...... لاہور چھاؤنی
نوٹ:۔ ------ شائقین مطالعہ ۲۰ روپے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں
ملنے کے پتے ------- دفتر...... مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
مدرسہ غوثیہ تعلیم القرآن...... جامع مسجد زینب
فاروق کالونی...... والٹن لاہور چھاؤنی مصطفیٰ لائبریری
161-E فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ
فون:۔ 5824921-0300-4273421

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا وَ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّذِىْ بَعَثَ رَحْمَةً
لِّلْعَالَمِيْنَ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاِتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اَمَّا بَعْدُ! بندہ عاصی نور بخش حنفی نقشبندی توکلی برادرانِ اسلام کی خدمت میں گزارش پرواز ہے کہ ماہِ ربیع الاول ہمارے واسطے غایت درجے کی خوشی کا مہینہ ہے کیونکہ اس کی بارھویں تاریخ کو ہمارے آقا مولا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

خاتم پیغمبراں[۱] پیدا ہوئے — افتخارِ انس وجاں پیدا ہوئے
وہ ہوئے پیدا کہ جن کے واسطے — سب زمین وآسماں پیدا ہوئے
جن کے آنے کی خبر موسیٰ[۲] نے دی — وہ نبی[۳] باعز وشاں پیدا ہوئے
تشنہ لب عیسیٰ[۴] تھے جن کی بات کے — وہ لب کوثر نشاں پیدا ہوئے
اوّلین و آخریں کے پیشوا — مقتدائے مرسلاں[۵] پیدا ہوئے
کیوں نہ ہو افلاک پر نازاں زمیں — مرجع قدسیاں پیدا ہوئے
ہے محمد[۶] اور احمد[۷] جن کا نام — وہ شفیع عاصیاں پیدا ہوئے
امتِ آخر زماں کے واسطے — موجب امن واماں پیدا ہوئے
اہلِ ایماں ہیں بہم گرمِ نوید — قاسمِ خلد وجناں پیدا ہوئے

مولو وبہاریہ

حضور کے فضائل کا احاطہ طاقت بشری سے خارج ہے۔ ذیل میں ان کا صرف ایک شمّہ[۸] ہدیہ ناظرین ہے۔

۱-۳-۵-۶-۷ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۲-۴ علیہ السلام ۸ تھوڑی مقدار- ذرا کم (ناشر)

۱-حضور کا نور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا کیا

عبدالرزاق نے بالاسناد نقل کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلَ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ قَالَ یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءَ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ الحدیث (شرح ابن حجر الحصیمی علی متن الھمزیہ فی مدح خیر البریہ)

ترجمہ: ''یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے کونسی شئے پیدا کی آپ نے فرمایا: اے جابر تحقیق اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔''

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست
ہمہ نورہا پرتو نود اوست

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲-حضور کے تولُّد شریف کے وقت قصر کسریٰ کے چودہ کنگرے گر پڑے اور آتش فارس بجھ گئی

دلائل حافظ ابی نعیم (متوفی ۴۳۰ھ) میں حدیث ہانی مخزومی میں جس کی عمر ڈیڑھ سو سال کی تھی مذکورہ ہے کہ: کسریٰ نے یہ واقعات دیکھ کر موبذان فارس سے ان کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ عرب کی طرف سے کوئی حادثہ وقوع میں آئے گا۔ تب کسریٰ نے نعمان بن منذر کو لکھا کہ میرے پاس عرب کے کسی عالم کو بھیج دو جو میرے سوالوں کا جواب دے۔ نعمان نے عبدالمسیح بن حیان کو بھیجا جب کسریٰ نے عبدالمسیح کو سب ماجرا کہہ سنایا تو اس نے جواب دیا کہ اس کا علم میرے ماموں سطیح کو ہے جو ملکِ شام کے مشرقی حصہ میں رہتا ہے اس پر کسریٰ نے عبدالمسیح کو ملکِ شام میں سطیح کے پاس بھیجا

جب عبدالمسیح وہاں پہنچا تو سطیح بسترِ مرگ پر پڑا ہوا تھا۔ عبدالمسیح کی طرف سر اُٹھا کر اس نے الہام سے کہا:

عبد المسیح تھوی الی سطیح وقد ادنی علی الضریح۔ بعثك ملك بنی ساسان۔ لا رتجاس الایوان۔ وخمود النیران۔ ورؤیا الموبذان۔ رأی ابلا صعابا تقود خیلا عرابا قد قطعت دجله وانتشرت فی بلاد فارس یا عبد المسیح اذا ظهرت التلاوة وغارت بحیرة ساوه۔ وخرج صاحب الهراوة۔ وفاض وادی السماوه۔ فلیست الشام لسطیح بشام یملك منهم ملوك وملكات علی عدد الشرافات وكلما هو آت آت

یعنی اے عبدالمسیح تو سطیح کے پاس آیا ہے حالانکہ وہ تو پادرگور ہے تجھ کو بنی ساسان کے بادشاہ نے بھیجا ہے۔ کیونکہ اس کا محل ڈگمگا گیا ہے اور آگ بجھ گئی ہے اور موبذان نے خواب میں دیکھا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کے آگے آگے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے دجلہ کو عبور کیا اور بلاد فارس میں پھیل گئے۔ اے عبدالمسیح جب تلاوت ظاہر ہو گی اور بحیرہ ساوہ[2] وہ جذب ہو جائے گا۔ اور صاحب عصا (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ظاہر ہو جائیں گے اور وادی سماوہ[3] لبالب ہو جائے گی۔ تو ملک شام سطیح کے لئے شام نہ رہے گا۔ ان میں سے کنگروں کے عدد کے موافق بادشاہ اور ملکہ ہوں گی اور جو آنے والا ہے وہ آ کر رہے گا انتہی۔

یہ کہہ کر سطیح مر گیا جیسا اس نے کہا تھا ظہور میں آیا نوشیرواں سے یزدگرد تک چودہ ملک وملکہ تخت فارس پر بیٹھے پھر تمام فارس مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد
تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

---

۱ جس کے پاؤں اب قبر میں ہیں ۱۲ ۲ یہ بحیرہ جو ہمدان وقم کے درمیان تھا چھ میل لمبا اور اسی قدر چوڑا تھا' ایسے بڑے بحیرہ کا خشک ہو جانا منجملہ خوارق ہے۔۱۲ ۳ سماوہ ایک گاؤں تھا شام وکوفہ کے درمیان۔۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۳-حضور کا نسب شریف اللہ تعالیٰ نے آپکی خاطر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے والد ماجد تک اور حضرت حوا سے لے کر آپ کی والدہ ماجدہ تک ہر طرح کی آلودگی سے پاک رکھا

صحیح بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْٓ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ فِي الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ

یعنی میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں سے مبعوث ہوا ایک قرن بعد دوسرے قرن کے یہاں تک کہ میں اس قرن سے ہوا جس سے کہ ہوا انتہی۔

حدیث مسلم میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ بنایا۔

میں اِن سب سے اچھا ہوں

اسی طرح ترمذی میں بسند حسن آیا کہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا پس مجھ کو ان کے سب سے اچھے گروہ میں بنایا پھر قبیلوں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے قبیلے میں بنایا پھر گھروں کو چنا تو مجھے ان کے سب سے اچھے گھر میں پیدا کیا پس میں روح وذات اور اصل کے لحاظ سے ان سب سے اچھا ہوں۔

حافظ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں بسند متصل نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمْ يَلْتَقِ اَبَوَيَّ فِيْ سِفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَنْقُلُنِيْ مِنْ

اَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ اِلٰى اَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيًا مُهَذَّبًا لَا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ اِلَّا كُنْتُ فِيْ خَيْرِهِمَا۔[1]

یعنی میرے ماں باپ زنا میں جمع نہیں ہوئے اللہ عزوجل مجھے پاک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف صاف ومہذب نقل کرتا رہا کوئی دو گروہ جدا نہ ہوتے تھے مگر میں ان میں سے بہتر میں تھا انتہی۔

اسی مطلب کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے:

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ (پ ۱۸، نور، آیت ۲۶)

یعنی گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے اور ستھریاں ستھروں کے لئے اور ستھرے ستھریوں کے لئے۔ (کنزالایمان) انتہی۔

علاوہ بریں وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ (پ ۱۹، شعرا، ع ۱۱) کی ایک تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے۔

ما زال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتقلب فی اصلاب الانبیاء حتی ولدته امه (درمنثور السیوطی)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کو جنا انتہی۔

ماحصل اس تمام کا یہی ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ وامہات بدکاری وشرک کی آلودگی سے پاک رہے ہیں ان میں سے کوئی مشرک وکافر نہ تھا کیونکہ مشرک کے حق میں الفاظ مختار وطاہر وغیرہ کبھی استعمال نہیں کیے جاتے بلکہ اس پر نجس کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (پ ۱۰-توبہ-ع ۴)

مشرک ترے ناپاک ہیں۔ (کنزالایمان)

---

[1] اس موضوع پر نفیس ترین تحقیق دیکھنے کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی تصانیف شمول الاسلام پڑھیئے۔ (ناشر)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے اشعۃ اللمعات میں کیا اچھا لکھا ہے۔

اما آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشاں از آدم تا عبداللہ طاہر ومطہر انداز دنس کفر ورجس شرک چنانچہ فرمودہ آمدہ ام از اصلاب طاہرہ' ودلائل دیگر کہ متاخرین علمائے حدیث آنرا تحریر وتقریر نمودہ اند' ولعمری ایں علمے است کہ حق تعالیٰ سبحانہ مخصوص گردانیدہ است بایں متاخران رایعنی علم آنکہ آباواجداد شریف آنحضرت ہمہ بردین توحید واسلام بودہ اند' واز کلام متقدمین لائح میگردد وکلمات برخلاف آن (وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَخْتَصُّ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ) وخدا جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی را کہ دریں باب رسایل تصنیف کردہ است وافادہ واجادہ نمودہ ایں مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ است' وحاشاللہ کہ ایں نور پاک را درجائے ظلمانی پلید نہد و در عرصات آخرت بہ تعذیب وتحقیر آباء اور اخزی ومخذول گرداند انتہی۔

حبیب خدا غایت خلق عالم
نسب بودہ اور اطہرز آدم
نگہداشت آبائے اور اخدا
زشرک وزکفر وزعا ر زنا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۴۔ حضور دعوتِ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں

دعائے خلیل اللہ علیہ السلام قرآن مجید میں یوں وارد ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۲۹)

تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے۔ بے شک تو ہی ہے غالب وحکمت والا (کنزالایمان)

یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

(آل عمران آیت ۱۶۴)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرورت اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (کنزالایمان)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۵۔ حضور بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں

چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ پھر جب احمد ان کے

(الصف آیت ۶) پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے
بولے یہ کھلا جادو ہے۔ (کنزالایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۶۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں

چنانچہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا. (پ۲۲۔ احزاب۔ آیت ۴۰)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے انتہی۔ (کنزالایمان)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۷۔ حضور افضل الرسل ہیں

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ۳ شروع)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضل کیا۔ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ (کنزالایمان)

فائدہ: اس آیت میں رَفَعَ بَعْضَهُمْ سے مراد جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ مجاہد وعامر شعبی نے اس کی تفسیر کی ہے (درمنثور للسیوطی)

اس ابہام میں حضور کی بڑی فضیلت اور علو قدر ہے۔ کیونکہ اس میں اس امر کی شہادت ہے کہ حضور ایسے معروف ومتمیز[۱] ہیں کہ کسی کو اشتباہ والتباس نہیں ہوسکتا دوسری جگہ یوں ارشاد ہوا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ (پ۷۔ انعام۔ آیت ۹۰) ترجمہ: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو۔

فائدہ: اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضور کی ذات بابرکات میں وہ تمام محاسن وفضائل جمع تھے جو اور پیغمبروں میں فرداً فرداً موجود تھے۔

آنچہ نبازندزاں دلبراں
جملہ تراہست وزیادت برآں

مشکوٰۃ شریف (باب فضائل سیّد المرسلین) میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ ان اللہ فضل محمد اعلی الانبیاء وعلی اھل السماء الحدیث یعنی تحقیق اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں پر اور آسمان والوں پر فضیلت دی ہے۔

امام رسل پیشوائے سبیل   امین خدا مہبط جبرئیل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۸۔ حضور نبی الانبیاء ہیں ان کی شریعتیں حقیقت میں حضور کی شریعتیں ہیں عالم ارواح میں حضور دیگر انبیاء کی ارواح کی تربیت فرمایا کرتے تھے

ترمذی شریف میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے:

قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوة قال وادم بین الروح والجسد

(صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی۔)

۱ مُتَمَیِّز یعنی جدا ہونے والا۔

حضور نے فرمایا کہ جس حال میں آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔
یعنی میں اس وقت نبی تھا جبکہ حضرت آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا
دوسری حدیث میں جو شرح السنہ میں مروی ہے۔

انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته
تحقیق میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا گیا حالانکہ آدم اپنی گل وسرشت میں
زمین پر پڑے تھے۔

فائدہ: اس حدیث شرح السنہ کے تحت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے
اشعۃ اللمعات میں یوں لکھا ہے

اینجا میگویند کہ از سبق نبوت آنحضرت چہ مراد است اگر علم وتقدیر الہی
است نبوت ہمہ انبیاء را شامل است واگر بالفعل است آں خود در دنیا خواہد
بود جوابش آنست کہ مراد اظہار نبوت اوست صلی اللہ علیہ وسلم پیش از وجود
عنصری وے در ملائکہ وارواح چنانکہ وارد شدہ است کتابت اسم شریف او
برعرش وآسمانہا وقصور بہشت وغرفہ ہائے آن وبرسینہ ہائے حور العین
وبرگہائے درختان جنت ودرخت طوبے وبر ابروہا وچشمہائے فرشتگان
وبعضے از عرفا گفتہ اند کہ روح شریف وے صلی اللہ وسلم نبی بود در عالم ارواح
کہ تربیت ارواح میکرد چنانکہ دریں عالم بجسد شریف مربی اجساد بود وبہ
تحقیق ثابت شدہ است خلق ارواح قبل اجساد واللہ اعلم انتہی'

عارف موصوف نے فی الواقع بڑے مطلب کی بات کہی ہے چنانچہ علامہ سیوطی
نے اپنے ایک رسالے میں لکھا ہے:

وقال السبکی هو مرسل الی کل من تقدم من الامم وغیر۔
قال فجمیع الانبیاء وامهم کلهم من امته۔ ومشمولون
برسالته ونبوته۔ ولذلك یاتی عیسی فی آخر الزمان علی
شریعته۔ فجمیع الشرائع التی جاء ت بها الانبیاء شرائعه

ومنسوبة الیه۔ فهو نبی الانبیاء وما جاؤابه الی اممهم
احکامه فی الازمنة المتقدمة علیه۔ هکذا قرره ذلك
الامام الحبر الذی لاتکاد تسمع الاعصارله بنظیر وافر دله
تالیفا مستقلاجقه ان یرقم علی السندس بالنضیر ویوافقه
من النظم النضری قول الشرف البوصیری۔

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا   فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا   يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِى الظُّلَمِ
وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ   غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ
وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ   مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

ترجمہ: امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام گزشتہ
امتوں کی طرف مرسل ہیں پس تمام انبیاء اور ان کی امتیں سب آپ کی امت میں سے
ہیں اور آپ کی رسالت ونبوت میں داخل ہیں اسی واسطے اخیر زمانے میں حضرت عیسیٰ
آپ کی شریعت پر آئیں گے۔ لہذا تمام شریعتیں جو انبیاء لائے ہیں وہ آپ کی شریعتیں
ہیں اور آپ کی طرف منسوب ہیں، پس آپ نبیوں کے نبی ہیں اور انبیاء جو کچھ امتوں کی
طرف لائے وہ آپ سے پہلے زمانوں میں آپ کے احکام ہیں اس طرح بیان کیا ہے
اس امر کو اس عالم امام (سبکی رحمۃ اللہ علیہ) نے کہ جس کی نظیر زمانے نہ سنیں گے اور اس
مضمون پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا حق یہ ہے کہ بیش قیمت دیبا پر سونے کے
ساتھ لکھی جائے اور اسی کے موافق ہے سنہری نظم میں سے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ
اللہ علیہ کا یہ قول

"تمام آیات ومعجزات جو بزرگ رسول لائے وہ صرف آنحضرت کے نور
سے ان کو پہنچے کیونکہ آپ فضیلت کے آفتاب ہیں اور وہ اس آفتاب کے
ستارے ہیں جو انوار آفتاب کو لوگوں کے لئے تاریکیوں میں ظاہر کرتے
ہیں اور سب انبیاء رسول اللہ کے سمندر سے چلو سے پانی پینے والے ہیں یا

آپ کی بارشوں سے منہ سے پینے والے ہیں۔ اور سب آپ کے پاس اپنی اپنی حد پر ٹھہرنے والے ہیں۔ وہ حد آپ کے علم کا ایک نقطہ یا آپ کی حکمتوں کی ایک شکل ہے انتہی۔"

علامہ ابن حجر ہیتمی نے شرح ہمزیہ میں لکھا ہے کہ وادم بین الروح والجسد سے مراد تقدیر الٰہی نہیں کیونکہ آپ کے سوا اور انبیاء بھی ایسے ہیں بلکہ اس سے مقصود اشارہ کرنا ہے اس امر کی طرف کہ آپ کی روح عالی کے لئے وصف نبوت عالم ارواح میں ثابت تھا جو دوسرے نبیوں کے لئے نہ تھا کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ روحیں دو ہزار برس اجسام سے پہلے پیدا کی گئیں اسی حقیقت کی تائید قرآن مجید کی آیت ذیل سے ہوتی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(پ۳-آل عمران-آیت ۸۲)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا: کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرا تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (کنزالایمان)

فائدہ: امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ اگر انبیاء اور ان کی امتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو پائیں تو آپ ان کی طرف مرسل ہیں۔ پس آپ کی نبوت و رسالت عام ہے تمام خلقت یعنی انبیاء اور ان کی

امتوں کو۔ حضرت آدم کے زمانے سے لے کر قیامت تک اور اس صورت میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وَاُرْسِلْتُ لِلنَّاسِ كَآفَّةً میں داخل ہیں۔ اور انبیاء سے اس عہد کے لینے کی حکمت ان کو اور ان کی امتوں کو جتانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے اور ان کے نبی و رسول ہیں۔ یہ امر دنیا میں یوں ظاہر ہوا کہ شب معراج میں (بیت المقدس میں) آپ سب نبیوں کے امام بنے اور آخر زمانہ میں یوں ظاہر ہوگا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر کر شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حکم کریں گے اور اپنی شریعت کے ساتھ فیصل نہ فرمائیں گے انتہی۔

اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے:

ولو کان موسیٰ حیا ماوسعه الاتباعی (مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ)

یعنی اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو سوائے میری پیروی کے ان کے لئے جائز نہ ہوتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۹- حضور تمام جن و انس کے رسول ہیں

چنانچہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(پ۲۲-سبا-آیت ۲۸)

اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔ (کنزالایمان)

دوسری جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔

(پ۱۸-فرقان شروع)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قران اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہے۔ (کنزالایمان)

حدیث مسلم میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً (مشکوۃ باب فضائل سیّد المرسلین)

یعنی میں بھیجا گیا تمام مخلوقات کی طرف۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَكَ وَذَکَرَہُ الذّٰاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِكَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۰-حضور تمام بنی آدم کے سردار ہیں

چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سیّد ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم (مشکوۃ۔ باب فضائل سیّد المرسلین)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں اور میں پہلا شخص ہوں جس کے لئے قبر پھٹ جائے گی اور پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبول شفاعت ہوں اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَكَ وَذَکَرَہُ الذّٰاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِكَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۱-حضور تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہیں

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (پ۱۷-انبیاء-آیت ۱۰۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے

اس آیت میں لفظ عالمین شامل ہے تمام ملائک وجن وانس اور چرند وپرند ودرند وغیرہ مخلوقات کو پس حضور ان سب کے لئے رحمت ہیں۔

حضور کا فرشتوں کے لئے رحمت ہونا

۱-فرشتے حضور پر دُرود بھیجنے کے سبب موردِ رحمت الٰہی بنے رہتے ہیں کیونکہ حدیث مسلم میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا (مشکوۃ۔ باب الصلوۃ علی النبی وفضلہا)

یعنی جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

۲-قاضی عیاض نے شفا میں ذکر کیا ہے:

حکی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جبرئیل علیہ السلام ھل اصابك من ھذہ الرحمۃ شیء قال نعم کنت اخشی العاقبۃ فامنت لثناء اللہ تعالیٰ علی بقولہ عزوجل ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ۔

یعنی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا تجھ کو اس رحمت میں سے کچھ ملا ہے اس نے عرض کیا ہاں میں عاقبت سے ڈرتا تھا۔ مگر اب میں امن میں ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے میری ثنا کی ہے۔ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ۔ (پ۳۰-تکویر) ترجمہ: جو قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے۔ امانت دار ہے۔

(کنزالایمان)

فائدہ: یہ سب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اوصاف ہیں۔

حضور کا مومنوں کے لئے رحمت ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ

(پ۱۱-توبہ آیت ۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔ (کنزالایمان)

فائدہ: اسی واسطے حضور نے اپنی امت کو دنیا میں کسی مقام پر فراموش نہیں فرمایا حتیٰ کہ شبِ معراج میں عرش پر اور مقام قاب قوسین میں بھی اپنی امت کو یاد فرمایا چنانچہ جب وہاں ارشادِ الٰہی ہوا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تو اس رحمۃ للعالمین نے اس فیض میں تمام انبیاء وملائک اور جن وانس میں سے تمام عباد صالحین کو شریک کر کے یوں فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اور قیامت کے دن حضور بساطِ شفاعت بچھا کریں یوں پکاریں گے۔

رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ

حضور کا کفار کے لئے رحمت ہونا

۱- پہلی امتوں میں نافرمانی پر عذاب الٰہی نازل ہوتا تھا مگر حضور کے وجود باوجود کی برکت سے کفار عذاب دنیوی سے محفوظ رہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (سورہ انفال۔ ع۴)

اور اس کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (کنزالایمان) بلکہ عذاب استیصال کفار سے تا قیامت مرفوع ہے۔

۲- عن ابی هريرة قال قيل يا رسول الله ادع على المشركين قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة رواه مسلم (مشكوة باب فی اخلاقه وشمائله صلی الله عليه وسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یارسول

اللہ آپ مشرکین پر بددعا کریں آپ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے انتہی۔

فائدہ: بعض مشرکین پر جو حضور نے بددعا کی سو وہ بنا بر امتثال امر الٰہی تھا جیسا کہ بدر کے دن مشرکین قریش ہلاک ہوئے۔ فتدبر

۳- عن ابی هريرة قال جاء الطفيل بن عمر والدوسی الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال ان دوسا قد هلكت عصت وابت فادع الله عليهم فظن الناس انه يدعو عليهم فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم متفق عليه (مشكوة۔ باب مناقب قريش وذكر القبائل)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی (جنہیں جناب رسالت مآب نے قبیلہ دوس میں دعوت اسلام کے لئے بھیجا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا کیونکہ اس نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کر دیا پس آپ ان پر بددعا کریں لوگوں نے گمان کیا کہ حضور ان پر بددعا کرتے ہیں پس آپ نے فرمایا اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو لا (درانحالیکہ مسلمان ہوں) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴- عن جابر قال قالوا يا رسول الله احرقتنا نبال ثقيف فادع الله عليهم قال اللهم اهد ثقيفا رواه الترمذی (مشكوة باب مناقب قريش وذكر القبائل) ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کو قبیلہ ثقیف کے تیروں نے جلا دیا آپ ان پر بددعا کریں۔ حضور نے فرمایا: اے اللہ تو قبیلہ ثقیف کو ہدایت دے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضور کے جمالِ باکمال کی یہ کیفیت تھی کہ جن پر اس کا پرتو پڑ گیا وہ نعمت اسلام سے مالا مال ہو کر دین کی پشت پناہ بن گئے۔

آمدہ عباس حرب از بہر کیں ‏ ‏ بہر قمع احمد و استیز دیں
گشت دیں را تا قیامت پشت رو ‏ ‏ درخلافت او و فرزندان او
آمدہ عمر بقصد مصطفےٰ ‏ ‏ تیغ بربستہ لبسے میثا قہا
گشت اندر شرع امیر المؤمنین ‏ ‏ پیشوا و مقتدائے اہل دیں

(مثنوی مولانا روم)

بعض کفار جو حضور پر ایمان نہ لائے سو یہ خود ان کا قصور تھا چنانچہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَتَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (پ ٩-اعراف-آیت ١٩٨)

اور اگر تم انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں اور انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا۔ (کنزالایمان)

مولانا روم اسی مطلب کو تمثیلاً یوں فرماتے ہیں۔

گر درخت خشک باشد در مکاں ‏ ‏ عیب آں از باد جاں افزاراں
بادکار خویش کرد و بر و زید ‏ ‏ آنکہ جانے داشت برجانش گزید
وانکہ جامد بود خود واقف نشد ‏ ‏ وائے آں جانے کہ خود عارف نشد

حضور کا یتیموں ومساکین و بیوگان کے لئے رحمت ہونا

١- عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الساعی علی الارملة والمساكين كالساعی فی سبيل الله واحسبه قال كالقائم لا يفترو كالصائم لا يفطر متفق عليه

(مشكوة باب الشفقة والرحمة على الخلق)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوگان ومساکین پر خرچ کرنے والا راہ خدا میں خرچ کرنے والے کی مانند ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا بیوگان ومساکین پر خرچ کرنے والا مانند اس شب خیز کہ ہے جو سستی نہیں کرتا اور مانند روزہ رکھنے والے کی ہے جو افطار نہیں کرتا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢- عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وكافل اليتيم له ولغيره فى الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئًا رواه البخارى (مشكوة، باب الشفقة والرحمة على الخلق)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کا متکفل خواہ وہ یتیم اس کے رشتہ داروں میں سے ہو یا اجنبیوں میں سے ہو بہشت میں یوں ہوں گے اور آپ نے انگشت سبابہ ووسطے کے ساتھ اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان کچھ کشادگی رکھی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے لئے رحمت ہونا

١- زمانہ جاہلیت میں اہل عرب فقر وعار کے ڈر سے لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (پ ٣٠-تکویر)

ترجمہ: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی۔

(کنزالایمان)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس رسمِ بد کا ایسا قلع قمع ہو گیا کہ کسی دینوی قانون سے ہرگز ممکن نہ تھا آپ نے فرمایا:

ان الله حرم عليكم عقوق الامهات وواد البنات الحديث

(مشكوة باب البر والصله)

یعنی اللہ نے تم پر حرام کر دیا ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا۔

۲- قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ

(پ ۸- آیہ اخیر ربع)

ترجمہ: بیشک خراب ہوئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد نادانی سے بن سمجھے مار ڈالی اور حرام ٹھہرایا جو اللہ نے ان کو رزق دیا جھوٹ باندھ کر اللہ پر بیشک وہ گمراہ ہوئے اور راہ پر نہ آئے انتہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلاموں کے لئے رحمت ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لاء مکم من مملوکیکم فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لایلائمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ رواہ احمد و ابوداؤد

(مشکوٰۃ باب النفقات وحق المملوك)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غلاموں میں سے جو تمہارے موافق ہو اسے کھلاؤ اس میں سے جو تم کھاتے ہو اور اسے پہناؤ اس میں سے جو تم پہنتے ہو اور ان میں سے جو تمہارے موافق نہ ہو اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوقات کو عذاب نہ دو۔ اس حدیث کو امام احمد و ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی

اسی مساوات کا نتیجہ تھا کہ اسلام میں غلام بادشاہ بن گئے چنانچہ ملک ہند میں خاندان غلامان نے ۶۰۲ھ سے ۶۸۷ھ تک حکومت کی اور مصر میں خاندان ممالیک نے ۶۴۸ھ سے ۹۲۳ھ تک حکمرانی کی۔ اسلام کے سوا کسی مذہب کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہایم کے لئے رحمت ہونا

۱- عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما

رجل یمشی بطریق اشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیہا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلہث یاکل الثرے من العطش فقال الرجل لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملا خفہ ماء ثم اسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ تعالیٰ لہ فغفرلہ قالوا یا رسول اللہ ان لنا من البہائم اجرا فقال فی کل کبدرطبۃ اجرا اخرجہ الثلاثۃ و ابوداؤد (تیسیر الوصول الی جامع الاصول جلد اول ص ۲۳۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اسے سخت پیاس لگی۔ پس اس نے ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر اس نے پانی پیا پھر نکل آیا ناگاہ اس نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تھا اور مٹی کھا رہا تھا پس اس شخص نے کہا کہ تحقیق اس کتے کو پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہے جیسی مجھے تھی اس لیے وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اُسے اپنے منہ سے پکڑا یہاں تک کہ اوپر چڑھ آیا پس کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس کی قدردانی کی اور اس کو بخش دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چار پایوں میں ہمارے واسطے کچھ اجر ہے آپ نے فرمایا: کہ ہر ذی روح میں اجر ہے اس حدیث کو امام مالک و بخاری و مسلم و ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۲- عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ قال کان احب ما استتربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ ہدف اوحائش نخل فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا فیہ جمل فلما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حنّ وذرفت عیناہ فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ہذا الجمل

فقال فتى من الانصار هو لي يا رسول الله فقال افلا تتقى الله
فى هذه البهيمة التى ملك الله اياها فانه شكى الى انك تجيعه
وتديبه اخرجه ابوداؤد

(تیسیر الوصول جلد اول صفحہ ۲۴۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے
پسندیدہ شئے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے
اوٹ بناتے تھے کوئی بلند چیز (دیوار یا ریگ تودہ و پشتہ وغیرہ) یا درختان
خرما کا مجمع تھا پس آپ انصار میں سے ایک شخص کے باغ میں داخل
ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ اس باغ میں ایک اونٹ ہے اس اونٹ نے جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو
بہنے لگے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اس کے
پس گوش پر ہاتھ پھیرا پس وہ چپ ہو گیا آپ نے دریافت فرمایا کہ اس
اونٹ کا مالک کون ہے۔ انصار میں سے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول
اللہ یہ اونٹ میرا ہے آپ نے فرمایا کیا تو اس چارپایہ کے بارے میں جس
کا اللہ نے تجھ کو مالک بنایا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا کیونکہ اس نے میرے
پاس شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور کثرت استعمال سے اسے
تکلیف دیتا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۳- عن ابن عمر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم دخلت امرأة النار فى هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها
تاكل من خشاش الارض اخرجه الشيخان

(تیسر الوصول جلد اوّل صفحه ٢٤٥

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں گئی جسے

اس نے باندھ رکھا اور کھانا نہ کھلایا اور نہ چھوڑا تاکہ حشرات الارض کو کھاتی
اس حدیث کو امام بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے انتہی۔

۴- عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لاتتخذوا
ظهور دوابكم منابر فان الله تعالىٰ انما سخرها لكم لتبلغكم
الى بلد لم تكونوا بالغيه الابشق الانفس وجعل لكم الارض
فعليها فاقضوا حاجاتكم رواه ابوداؤد (مشكوة' باب آداب
السفر) ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے چارپایوں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے ان کو تمہارے تابع کیا ہے تاکہ وہ تم کو ایسے شہروں میں پہنچا دیں
جہاں تم بغیر مشقت جان نہ پہنچتے اور تمہارے واسطے زمین بنائی پس اسی پر
اپنی حاجتیں پوری کرو۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۵- عن جابر مرفوعاً لعن الله من مثل بالحيوان رواه احمد
والشيخان والنسائى (مرقات شرح مشکوٰۃ۔ کتاب الصید والذبائح)
ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ لعنت کرے اس
کو جو حیوان کو مثلہ کرے اس حدیث کو امام احمد وشیخین اور نسائی نے
روایت کیا ہے انتہی۔

۶- عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم لعن من اتخذ شيئاً فيه
الروح عرضاً متفق عليه (مشكوة، كتاب الصيد والذبائح)
ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
لعنت کی ہے اس شخص کو جو کسی جاندار شئے کو نشانہ بنائے انتہی۔

۷- عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى ان
تصبر بهيمة اوغيرها للقتل۔ متفق عليه (مشكوة، كتاب الصيد والذبائح)
ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ

فقال فتی من الانصار هو لی یا رسول الله فقال افلا تتقی الله
فی هذه البهیمة التی ملك الله ایاها فانه شکی الی انك تجیعه
وتدیبه اخرجه ابوداؤد

(تیسیر الوصول جلد اول صفحہ ۲۴۵)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے
پسندیدہ شئے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے
اوٹ بناتے تھے کوئی بلند چیز (دیوار یا ریگ تودہ و پشتہ وغیرہ) یا درختان
خرما کا مجمع تھا پس آپ انصار میں سے ایک شخص کے باغ میں داخل
ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ اس باغ میں ایک اونٹ ہے اس اونٹ نے جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو
بہنے لگے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور اس کے
پسِ گوش پر ہاتھ پھیرا پس وہ چپ ہو گیا آپ نے دریافت فرمایا کہ اس
اونٹ کا مالک کون ہے۔ انصار میں سے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول
اللہ یہ اونٹ میرا ہے آپ نے فرمایا کیا تو اس چارپایہ کے بارے میں جس
کا اللہ نے تجھ کو مالک بنایا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا کیونکہ اس نے میرے
پاس شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور کثرت استعمال سے اسے
تکلیف دیتا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۳- عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها
تاکل من خشاش الارض اخرجه الشیخان

(تیسر الوصول جلد اوّل صفحه ۲٤٥

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں گئی جسے

اس نے باندھ رکھا اور کھانا نہ کھلایا اور نہ چھوڑا تا کہ حشرات الارض کو کھاتی
اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے انتہی۔

۴- عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لاتتخذوا
ظهور دوابكم منابه فان الله تعالیٰ انما سخرها لكم لتبلغكم
الی بلد لم تكونوا بالغیه الابشق الانفس وجعل لكم الارض
فعلیها فاقضوا حاجاتكم رواه ابوداؤد (مشکوٰۃ باب آداب
السفر) ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے چارپایوں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے ان کو تمہارے تابع کیا ہے تا کہ وہ تم کو ایسے شہروں میں پہنچا دیں
جہاں تم بغیر مشقت جان نہ پہنچتے اور تمہارے واسطے زمین بنائی پس اسی پر
اپنی حاجتیں پوری کرو۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۵- عن جابر مرفوعاً لعن الله من مثل بالحیوان رواه احمد
والشیخان والنسائی (مرقات شرح مشکوٰۃ۔ کتاب الصید والذبائح)
ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ لعنت کرے اس
کو جو حیوان کو مثلہ کرے اس حدیث کو امام احمد و شیخین اور نسائی نے
روایت کیا ہے انتہی۔

۶- عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئاً فیه
الروح عرضاً متفق علیه (مشکوة، کتاب الصید والذبائح)
ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
لعنت کی ہے اس شخص کو جو کسی جاندار شئے کو نشانہ بنائے انتہی۔

۷- عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی ان
تصبر بهیمة اوغیرها للقتل۔ متفق علیه (مشکوة، کتاب الصید والذبائح)
ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے اس بات سے کہ کوئی چارپایہ یا اور حیوان ہلاک کرنے کے لئے حبس کیا جائے (متفق علیہ) انتہی۔

۸- عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم رواه الترمذى و ابوداؤد (مشكوة، باب ذكر الكلب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا اس حدیث کو ترمذی وابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۹- عن جابر ان النبى ﷺ مر عليه حمار وقدوسم فى وجهه قال لعن الله الذى وسمه رواه مسلم (مشكوة' كتاب الصيد والذبائح)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گدھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور اس کے چہرے پر داغ دیا ہوا تھا آپ نے فرمایا: لعنت کرے اللہ اس شخص کو جس نے اسے داغ دیا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے انتہی۔

۱۰- عن سهيل بن الحنظلية قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعير قد لحق ظهره ببطنه فقال اتقوا الله فى هذه البهايم المعجمة فاركبوها صالحة واتركوها صالحة رواه ابوداؤد (مشكوة، باب النفقات وحق الملوك)

ترجمہ: حضرت سہیل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ (بھوک اور پیاس کے سبب) اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: ان بے زبان چارپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور تم ان پر سوار درانحالیکہ وہ لائق (سواری کے) ہوں اور ان کو چھوڑو درانحالیکہ وہ لائق (پھر سوار ہونے کے) ہوں اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۱۱- عن ابى وقد الليثى قال قدم النبى صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يجبون اسنمة الابل ويقطعون اليات الغنم فقال ما يقطع من البهيمة وهى حية فهى ميتة لا تؤكل رواه الترمذى و ابوداؤد

(مشكوة، كتاب الصيد والذبائح)

ترجمہ: حضرت ابوواقد لیثی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ اونٹوں کی کوہان اور بھیڑ بکری کی سرین کا گوشت کاٹ لیتے تھے آپ نے فرمایا کہ جو گوشت کسی زندہ چارپایہ سے کاٹا جائے وہ مردار ہے کھانا نہ چاہئے۔ اس حدیث کو ترمذی وابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پرندوں اور حشرات الارض کے لئے رحمت ہونا

۱- عن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى اللهعليه وسلم فى سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها ورأى قرية نمل قد حرقنا ها قال من حرق هذه فقلنا نحن قال انه لا ينبغى ان يعذب بالنار الارب النار رواه ابوداؤد (مشكوة۔ باب قتل اهل الردة والسعاة بالفساد)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک زورک (پرندہ) کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا پس زورک آئی اور (اترنے کے لئے) بازو پھیلانے لگی اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے فرمایا: اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے مصیبت زدہ

کیا ہے اس کے بچے اسے واپس دے دو اور آپ نے چیونٹیوں کا گھر
دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا پس آپ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہم نے
عرض کیا ہم نے (جلایا ہے) آپ نے فرمایا جائز نہیں کہ کوئی آگ کے
ساتھ عذاب دے سوائے آگ کے مالک (خدا) کے۔ اس حدیث کو
ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی

۲- عن عامر الرام قال بینا نحن عنده یعنی عند النبی صلی الله
علیه وسلم اذا قبل رجل علیه کساء وفی یده شیء قد التف
علیه فقال یَا رَسُوْلَ الله مررت بغیضة شجر فسمعت فیها
اصوات فراخ طائر فاخذتهن فوضعتهن فی کسائی فجاء ت
امهن فاستدارت علی راسی فکشفت لها عنهن فوقعت علیهن
فلففتهن یکسائی فهن اولاء معی قال ضعهن فوضعتهن وابت
امهن الالزو مهن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم التعجبون
لرحم ام الا فراخ فراخها فوالذی بعثنی بالحق لله ارحم بعباده
من ام الافراخ بفراخها ارجع بهن حتی تضعن من حیث اخذتهن
وامهن معهن فرجع بهن رواه ابوداؤد (مشکوة)

ترجمہ: عامر تیرانداز سے روایت ہے کہا جبکہ ہم آپ کے یعنی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے ناگاہ ایک شخص آیا جس پر ایک کمبل تھا اور اس کے ہاتھ
میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے کمبل لپیٹا ہوا تھا اس نے عرض کیا یا رسول
اللہ میں درختوں کے جنگل میں گزرا میں نے اس میں ایک پرندے کے
بچوں کی آوازیں سنیں میں نے ان کو پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں رکھ لیا پس
ان کی ماں آئی اور میرے سر پر منڈلائی میں نے اس کے لئے کمبل کو ان پر
سے دور کر دیا وہ ان پر گر پڑی میں نے ان سب کو اپنے کمبل میں لپیٹ لیا
اور وہ یہ میرے پاس ہیں۔ حضور نے فرمایا: ان کو رکھ دے میں نے ان کو

رکھ دیا ان کی ماں نے ان کے ساتھ رہنے کے سوا ایک نہ مانی پس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ماں کے اپنے بچوں پر رحم کرنے پر
تعجب کرتے ہو اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے راستی دے کر بھیجا ہے
تحقیق اللہ نے اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بڑھ کر رحم کرنے والا
ہے تو ان کو واپس لے جا یہاں تک کہ وہیں رکھ دے جہاں سے انہیں پکڑا
ہے اور ان کی ماں ان کے ساتھ ہو۔ پس وہ ان کو واپس لے گیا اس
حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے انتہی۔

۳- عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد رواه
ابوداؤد والدارمی (مشکوة۔ باب الحلال والحرام)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دوابّ میں سے ان چار کے مار ڈالنے سے منع فرمایا چیونٹی،
شہد کی مکھی، ہدہد اور صرد (لٹورہ) اس حدیث کو ابوداؤد و دارمی نے روایت
کیا ہے انتہی۔

۴- اخرج البزار فی مسنده عن عثمان بن حبان قال کنت عند ام
الدرداء فاخذت برغوثا فرمیته فی النار فقالت سمعت ابا
الدرداء یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یعذب
بالنار الارب النار (مرقات، جزء رابع صفحه ۲۳۶)

ترجمہ: مسند بزار میں مروی ہے کہ عثمان بن حبان نے کہا کہ میں حضرت
ام الدردا کے پاس تھا میں نے ایک پسو پکڑ کر آگ میں ڈال دیا اس پر ام
دردا نے کہا کہ میں نے ابوالدردا کو سنا کہ کہتے تھے فرمایا: رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عذاب نہ دے آگ کے ساتھ مگر مالک آگ کا (یعنی اللہ
تعالیٰ) انتہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حیوانات ونباتات و جمادات کے لئے رحمت ہونا

جب کبھی اِمساک باراں ہوا کرتا تھا تو حضور کا وسیلہ پکڑ کر دعا کیا کرتے اور وہ مستجاب ہو جاتی۔ یا حضور خود دعا فرمایا کرتے اور بارانِ رحمت نازل ہوتا جیسا کہ احادیث سے ثات ہے یہاں بطور تبرک صرف ایک استقاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضور ابھی بارہ برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کے وسیلہ سے دعائے باراں کی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے فوراً شرف اجابت بخشا اس واقعہ کو ابن عساکر نے بروایت عرفطہ یوں نقل کیا ہے۔

قال قدمت مكة وهم فی سنة قحط فقالت قریش یا ابا طالب اقحط الوادی واجدب العیال فهلم فاستسق فخرج ابوطالب ومعه غلام كانه شمس دجن انجلت عنه سحابة قتماء وحوله اغیلمة فاخذ ابوطالب الغلام والصق ظهره بالكعبة ولا ذالغلام باصبعه وما فی السماء قزعة فاقبل السحاب من ههنا وههنا واغدق واغدودق وانفجر له الوادی فاخصب النا دی والبادی وفی ذلك یقول ابوطالب۔ وابیض یستسقی الغمام بوجه' ثمال الیتامی عصمة للا رامل۔

ترجمہ: عرفطہ (بن الحباب صحابی) نے کہا میں مکہ میں آیا اور اہلِ مکہ قحط سالی میں مبتلا تھے قریش نے کہا اے ابوطالب جنگل قحط زدہ ہو گیا ہے اور ہمارے زن وفرزند قحط میں مبتلا ہیں اور بارش کے لئے دعا کریں۔ ابوطالب نکلا اور اس کے ساتھ ایک لڑکا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تھا گویا وہ تاریکیٔ ابر کا آفتاب تھا کہ جس سے سیاہ بادل دور ہو گیا ہو۔ اور اس کے گرد چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے پس ابوطالب نے اس لڑکے کو لیا اور اس کی پشت کعبہ سے لگائی اور اس لڑکے نے اس کی انگلی پکڑی۔ اور آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہ تھا۔ پس بادل چاروں طرف سے آنے لگے

اور بارش برسی۔ اور بہت برسی جنگل میں پانی ہی پانی جاری ہو گیا اور شہری وبدوی خوشحال ہو گئے۔ اس بارے میں ابوطالب کہتا ہے وہ (محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم گورے ہیں جن کے چہرے کے وسیلے سے نزول باراں طلب کیا جاتا ہے آپ یتیموں کے ملجا وماوا اور رانڈوں یا درویشوں کے محافظ ہیں انتہی (قسطلانی شرح بخاری)

حضور چونکہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ کے اخلاق بھی ویسے ہی کریمانہ تھے۔ حضور خود فرماتے ہیں: بعثت لاتمم مکرم الاخلاق (موطا) یعنی مجھے بھیجا گیا تاکہ میں اخلاق کی خوبیوں کو تام وکامل کروں۔

کفار کے ہاتھ سے آپ کو اس قدر اذیتیں پہنچیں کہ کسی نبی کو اس کی امت سے نہیں پہنچیں۔ ان اذیتوں کو صبر وتحمل سے برداشت کرنا آپ ہی کا کام تھا۔ بعثت کے دسویں سال جب ابوطالب وحضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تو قریش کو آپ کے ستانے کا اور موقع ہاتھ آ گیا اس لیے اسی سال ماہ شوال میں آپ نے اس خیال سے کہ اگر ثقیف ایمان لے آئیں تو قریش کے برخلاف میری مدد کریں گے طائف کا قصد کیا۔ مگر سردارانِ ثقیف نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ کمینے لوگوں اور غلاموں کو آپ پر برانگیختہ کیا۔ جنہوں نے آپ کو (معاذ اللہ) گالیاں دیں وہ نابکار آپ کے راستے میں دو صفیں بنا کر بیٹھ گئے جب آپ ان صفوں کے درمیان سے گزرے تو جونہی آپ قدم اٹھاتے یا رکھتے آپ کے پاؤں کو پتھروں سے کوٹتے یہاں تک کہ آپ کی نعلین خون سے رنگین ہو گئے۔

جب آپ کو پتھروں کا صدمہ پہنچتا تو زمین پر بیٹھ جاتے مگر وہ آپ کے بازو پکڑ کر کھڑا کر دیتے۔ جب آپ چلتے تو پتھر مارتے اور ہنستے اس حال میں آپ قرن الثعالب میں پہنچے جو مکہ سے ایک دن رات کا راستہ ہے وہاں ملک الجبال (پہاڑوں کے فرشتے) نے آپ کو آواز دی اور سلام کر کے کہا: اے محمد! اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے اگر

آپ حکم دیں تو میں اخشبین[1] کو ان پر الٹ دوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں جواب دیا:

بل ارجوان یخرج اللہ من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہ لا یشرك بہ (مشکوۃ)

یعنی بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے بندے پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے انتہی۔

جنگِ اُحد میں جب کفار نے حضور کی پیشانی ورخسار مبارک زخمی کر دیئے اور دانت مبارک شہید کر دیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان پر بددعا کیجئے آپ نے فرمایا:

اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون (شرح الھمزیہ لابن حجر صفحہ ۱۲۲) یعنی اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ نہیں جانتے انتہی۔

جب مکہ فتح ہو گیا تو اہل ایمان کو قریش سے انتقام لینے کا خوب موقع ہاتھ آیا فتح کے دوسرے روز تمام قریش مسجد حرام میں بٹھائے گئے۔ صحابہ کرام منتظر تھے کہ دیکھئے حضور کس کس کے قتل وقید کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے کھڑے ہو کر پہلے خطبہ پڑھا پھر فرمایا:

معشر قریش ماترون انی فاعل فیکم

(اے گروہ قریش بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں)

انہوں نے کہا: خیرا اخ کریم وابن اخ کریم

(یعنی آپ نیکی کریں آپ بزرگ بھائی اور بزرگ بھائی کے بیٹے ہیں)

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذھبوا فانتم الطلقاء

(جاؤ تم آزاد ہو)

---

[1] اخشبین دو پہاڑ ہیں جن کے درمیان مکہ مشرفہ واقع ہے۔ ان میں سے ایک کا نام ابوقبیس ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

اقول لکم کما قال یوسف لاخوتہ لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الرحمین

یعنی تم سے کہتا ہوں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تم کو بخشے اور وہ سب مہربانوں سے مہربان ہے۔ (شرح الھمزیہ صفحہ ۱۹۸)

ایک دفعہ سفر میں کسی منزل پر حضور سو رہے تھے کہ غورث بن الحرث نے جو بعد میں ایمان لے آیا تھا آپ کی تلوار اٹھا کر کھینچ لی آپ کی جو آنکھ کھلی تو تلوار غورث کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی پائی۔ غورث بولا:

من یمنعك منی (تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا)

آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل یہ سن کر غورث کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آپ نے تلوار اٹھا کر فرمایا:

من یمنعك منی (تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا)

غورث نے عرض کیا: کن خیر آخذ (تو اچھا تلوار پکڑنے والا ہو)

پس آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ غورث نے اپنی قوم میں جا کر کہا جئتکم من عند خیر الناس یعنی لوگوں میں سے سب سے اچھے کے پاس سے میں تم میں آیا ہوں۔ (شرح الھمزیہ صفحہ ۹۹)

اپنی ذات کے لئے حضور کبھی کسی پر خفا نہیں ہوئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال تک آپ کی خدمت کی وہ فرماتے ہیں کہ اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کیا۔

متعدد مقامات پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غضب ظہور میں آیا وہ خدا کے لئے تھا اور اس امر الٰہی کا امتثال تھا۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ (توبہ رکوع ۱۰)

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقین پر اور ان پر سختی کرو۔ (کنزالایمان)

حلم بھی حضور کی ذات بابرکات میں بدرجہ کمال تھا

ایک دفعہ ایک اعرابی نے اپنی چادر کے ساتھ حضور کو اس شدت سے کھینچا کہ آپ کی گردن مبارک پر چادر کے حاشیہ کا نشان پڑ گیا اور کہا:

یا محمد مرلی من مال اللہ الذی عندك

(اے محمد اللہ کے مال سے جو تیرے پاس ہے مجھے دے)

اس پر حضور ہنس پڑے اور اسے کچھ مال دیا (صحیح بخاری)۔ حضور کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ آتا راہ خدا میں دے دیتے۔ دو دو مہینے گزر جاتے کہ دولت خانہ میں آگ جلائی نہ جاتی بعض دفعہ بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر ایک دو پتھر باندھ لیتے۔

ایک روز حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور سے درخواست کی کہ گھر کے کاروبار کے لئے مجھے غنیمت میں سے ایک خادم عنایت فرمایا جائے۔ حضور نے اپنی صاحبزادی کو تسبیح وتکبیر وتحمید کی تعلیم دی اور فرمایا:

الا اعطیك وادع اهل الصفة تطوی بطونهم من الجوع

(شرح الهمزیه۔ صفحه ۱۳۰)

یعنی یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ تجھے خادم دوں اور اہل صفہ بھوکے مریں انتہی۔

حضور بڑے متواضع اور باحیا تھے

اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے تھے۔ فقراء ومساکین سے محبت رکھتے تھے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان کے مریضوں کی بیمار پرسی کیا کرتے تھے۔

ان کے جنازوں کے پیچھے چلتے تھے۔ بزرگوں سے الفت رکھتے تھے اور اہل فضل کا اکرام کرتے تھے۔ جس سے ملتے پہلے آپ سلام کہتے سوائے سچ کے نہ بولتے۔ غرض

آپ کے اخلاق حمیدہ احاطہ سے خارج ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان خلقه القرآن یعنی حضور کی ذات ان تمام محاسن کی جامع تھی جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

پس بشر کو کیا طاقت کہ آپ کے خلق کے کمالات کو بیان کرے جبکہ خود خالق زمین وزمان یوں فرمائے: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اے پیغمبر تو البتہ بڑے خلق پر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۲- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کو پیدا کیا

چنانچہ حدیث میں ہے:

اخرج الحاکم وصححه عن ابن عباس قال اوحی الی عیسیٰ امن بمحمد ومرمن ادرکه من امتك ان یومنو ابه فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیه لا اله الا الله محمد رسول الله فسکن الحدیث

(انوار العاشقین شیخنا العلامه مولانا مشتاق احمد الانبهتوی الصابری صفحه۲)

یعنی حاکم نے اس کو روایت کیا اور صحیح کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو حکم بھیجا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا اور تیری امت میں سے جو ان کو پائیں انہیں حکم دے کہ ان پر ایمان لائیں پس اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور نہ بہشت ودوزخ کو پیدا کرتا البتہ میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا پس وہ ڈگمگایا لہٰذا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا پس وہ ٹھہر گیا انتہی۔

اسی طرح شیخ ابن حجر مکی (شرح الہمزیہ صفحہ ۹) نے لکھا ہے۔

صح عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ولہ حکم المرفوع ولو لا محمد ما خلقت الجنۃ والنار لقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن وفی روایات اخرلولاہ ما خلقت السماء والارض ولا الطول ولا العرض ولا وضع ثواب ولاعقاب ولا خلقت جنۃ ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں بہشت ودوزخ کو پیدا نہ کرتا البتہ میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا پس وہ ڈگمگایا لہٰذا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا پس وہ ٹھہر گیا اور دیگر روایات میں ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آسمان وزمین کو نہ طول وعرض کو پیدا کرتا نہ عذاب وثواب مقرر کرتا اور نہ بہشت ودوزخ کو نہ سورج اور چاند کو پیدا کرتا انتہی ۔

نگر دیدے اگر آن افتخار انس وجاں پیدا
نگشتے عرش وکرسی وزمین وآسماں پیدا
خبر بایکد گر فرمود ہر مرسل کہ میگردد
محمد مصطفٰے در دورہ آکر زماں پیدا
تصدق میکنم جان وجگر برنام آنسرور
کہ پاس خاطر او کردہ شدکون ومکاں پیدا
احد برصورت احمد ز وحدت خواستہ کثرت
عیاں آمد شدش میم محبت درمیاں پیدا
جمال وشوکت واخلاق وحلم وبخشش وجرأت
ہمہ بودش کہ بودآں درہمہ پیغمبراں پیدا

رضائے حق ہمہ جویندحق جوید رضائے او
کدا میں ز انبیائے مرسلیں شد آنچناں پیدا
نیاید دربیاں نعت حبیب کبریا انور
کہ ہر موئے تنم راگرشود صدصد زباں پیدا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۱۳۔ حضور کے تولد شریف سے پہلے یہود آپ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَمَّا جَآءَھُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ

(پ۱۔ بقرہ۔ آیت ۸۹)

اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے۔ اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا اُن کے پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ (کنزالایمان)

دلائل ابی نعیم صفحہ ۱۹ میں بالا سناد یوں مذکور ہے۔ حدثنا حبیب ابن الحسن قال ثنا محمد بن یحییٰ المروزی قال ثنا احمد بن ایوب قال ثنا ابراھیم بن سعد عن محمد بن اسحاق انہ قال بلغنی عن عکرمۃ مولی ابن عباس وعن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان یھودا کانوا یستفتحون علی الاوس والخررج برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعثہ فلما بعثہ اللہ عزوجل من العرب کفر وابہ وحجدوا ما یقولون

فی فقال لهم معاذ بن جبل وبشر بن البراء بن معر وراخوبنی
سلمة یا معشر الیهود اتقوا الله واسلمو وقد کنتم یستفتحون
علینا بمحمد وانا اهل الشرك وتخبر ونا بانه مبعوث
وتصفونه لنا بصفته فقال سلام بن مشکم ما هو بالذی کنانذ
کرلکم ماجاء نابشیء لغرفه فافنزل الله عزوجل فی ذلك من
قولهم ولما جاء هم کتاب من عند الله مصدق لما معهم
وکانوا من قبل یستفتحون علی الذی کفروا فلما جاء هم ما
عرفوا کفروا به فلعنة الله علی الکافرین.

ترجمہ (بحذف اسناد) ابن عباس سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے وسیلے سے اوس وخزرج پر فتح مانگا کرتے تھے۔ جب اللہ عزوجل نے آپ کو عرب سے مبعوث فرمایا تو آپ سے منکر ہوگئے اور انکار کردیا اس سے جو آپ کے حق میں کہا کرتے تھے۔ پس معاذ بن جبل اور بنی سلمہ کے بھائی بشر بن البراء بن معرور نے اُن سے کہا: اے یہود کے گروہ اللہ سے ڈرو اور مسلمان بن جاؤ تم تو ہم پر بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتح مانگا کرتے تھے۔ حالانکہ ہم مشرک تھے اور تم ہمیں خبر دیا کرتے تھے کہ وہ مبعوث ہونے والا ہے۔ اور ہمارے پاس ان کے اوصاف بیان کیا کرتے تھے اس پر اسلام بن مشکم نے کہا کہ یہ وہ نہیں جن کا ہم تمہارے پاس ذکر کیا کرتے تھے یہ وہ شئے نہیں لائے جسے ہم پہچانتے ہیں پس اللہ عزوجل نے ان کے اس قول پر یہ آیت نازل کی وَلَمَّا جَآءَ هُمُ الْآیَه۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۱۴-حضور صلی اللہ علیہ وسلم شاہد اور بشیر ونذیر اور سراج منیر ونور ہیں

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

(۱) یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (پ۲۲-احزاب-۳)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (کنزالایمان)

(۲) قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (پ۶ مائدہ ع۳)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

محمد کہ آمد سراجاً منیرا — بمومن وکافر بشیراً نذیرا
از ومومنا نرا دہد در قیامت — خداوند جنت وملکاً کبیراً
زانکار او کافرا نرارساند — خداوند دوزخ وساءت مصیرا
محمد براحوال امت نمودہ — خدایش ہمیشہ سمیعاً بصیرا
محمد محمد بگو اے برادر — کہ ذکرش خدا کردہ ذکراً کثیراً
کرامات احمد نبی کس نداند — ولوکان بعض لبعض ظہیراً
ہر آنکس کہ بر مصطفی بغض ورزد — فید عو ثبوراً ویصلی سعیرا
زفضل نبی امت او بہ بیند — پس از مرگ شمساً ولا زمہریرا
محمد زبان شفاعت کشاید — چو مرسل نمایند بانگ ونفیرا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۱۵- حضور کو اللہ تعالیٰ نے کنایہ سے خطاب و یاد فرمایا

بخلاف دیگر انبیاء کے کہ انہیں ان کے نام سے خطاب و یاد کیا

دیکھو آیات ذیل

(۱) وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (پ۱۔ ع۴)

(۲) وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی (پ۱۶- طہ۔ ع)

(۳) قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ (پ۱۲- ہود۔ ع۴)

(۴) وَنَادٰی نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ (پ۱۲- ہود۔ ع۴)

(۵) یٰٓاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (پ۱۲- ہود۔ ع۷)

(۶) وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (پ۱- بقرہ۔ ع۱۵)

(۷) قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ (پ۹- اعراف۔ ع۱۷)

(۸) فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ (پ۲۰ قصص ع۲)

(۹) اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ (پ۷ مائدہ ع۱۵)

(۱۰) قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (پ۷ مائدہ۔ ع۱۵)

(۱۱) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ

الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (پ۲۳- ص- ع۲)

(۱۲) وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (پ۲۳- ص۔ ع۳)

(۱۳) یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا (پ۱۶- مریم۔ ع۱)

(۱۴) كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (پ۳- آل عمران۔ ع۴)

(۱۵) یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (پ۱۶- مریم۔ ع۱)

(۱۶) وَزَكَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ (پ۱۷- انبیاء۔ ع۶)

مگر ہمارے آقائے نامدار بابی ہو وامی کو اللہ تعالیٰ یوں خطاب فرماتا ہے۔

(۱) یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۱۰- انفال۔ ع۸)

(۲) یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ (پ۶- مائدہ۔ ع۱۰)

(۳) یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ (پ۲۹- مزمل شروع)

(۴) یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ (پ۲۹- مدثر شروع)

جہاں اللہ تعالیٰ نے حضور کے نام مبارک کی تصریح فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی رسالت یا کوئی اور وصف مذکور فرمایا ہے۔ دیکھو آیات ذیل۔

(۱) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (پ۴- ال عمران۔ ع۱۵)

(۲) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (پ۲۶- فتح۔ ع۴)

(۳) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (پ۲۲- احزاب۔ ع۵)

(۴) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (پ۲۶- محمد۔ ع)

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل وحبیب کا یکجا ذکر کیا ہے وہاں اپنے خلیل کا نام لیا

ہے اور اپنے حبیب کو نبوت کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ یوں ارشاد ہوا ہے:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (پ۳-آل عمران۔ ع۷)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۶-حضور کا نام مبارک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں طاعت ومعصیت فرائض واحکام اور وعدووعید کا ذکر کرتے وقت اپنے پاک نام کے ساتھ یاد فرمایا ہے

دیکھو آیات ذیل

(۱) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پ۵-نساء۔ ع۸)

(۲) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ (پ۹-انفال۔ ع۳)

(۳) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پ۱۰-توبہ۔ ع۹)

(۴) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ (پ۱۸-توبہ۔ ع۹)

(۵) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (پ۹-انفال۔ ع۳)

(۶) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (پ۴-نساء۔ ع۲)

(۷) اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا (پ۲۲-احزاب۔ ع۷)

(۸) بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ (پ۱۰-توبہ۔ شروع)

(۹) وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ (پ۱۰-توبہ۔ ع۱)

(۱۰) اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (پ۱۰-توبہ۔ ع۲)

(۱۱) اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ (پ۱۰-توبہ۔ ع۱)

(۱۲) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ (پ۶-مائدہ۔ ع۵)

(۱۳) قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ (پ۱۰-توبہ۔ ع۴)

(۱۴) قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ۹-انفال شروع)

(۱۵) وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پ۹-انفال۔ ع۲)

(۱۶) فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۵-نساء۔ ع۸)

(۱۷) وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ (پ۱۰-توبہ-ع۷)

(۱۸) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

(پ۱۰-شروع)

(۱۹) وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۰-توبہ-ع۱۰)

(۲۰) وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (پ۱۰-توبہ-ع۱۲)

(۲۱) وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ (پ۲۲-احزاب-ع۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۷-حضور کو نام مبارک کے ساتھ خطاب کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا حالانکہ دیگر امتیں اپنے اپنے نبیوں کو نام کے ساتھ خطاب کیا کرتی تھیں۔ دیکھو آیات ذیل:

(۱) قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ (پ۹-اعراف-ع۱۶)

(۲) اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ (پ۷-مائدہ-ع۱۵)

(۳) قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ (پ۱۲-ہود-ع۵)

(۴) قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ

اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ (پ۱۲-ہود-ع۶)

مگر ہمارے آقائے نامدار بابی ہو وامی کی نسبت یوں ارشاد باری ہوتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پ۱۸-نور-ع۹)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک' دوسرے کو پکارتا ہے۔ (کنزالایمان)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۸-حضور کی براءت وتنزیہ خود اللہ تعالیٰ نے فرما دی بخلاف دیگر انبیاء کے کہ اپنے مکذبین کی تردید وہ خود کیا کرتے تھے۔

چنانچہ قوم نوح نے ان سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یعنی تحقیق ہم تجھے ظاہر گمراہی میں دیکھتے ہیں۔

اس کی نفی خود حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں کی:

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(پ۸-اعراف-ع۸)

یعنی اے میری قوم مجھ میں گمراہی نہیں ولیکن میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔ انتہی۔

قوم ہود نے ان سے کہا:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۔

یعنی تحقیق ہم تجھ کو بیوقوفی میں دیکھتے ہیں اور تجھے جھوٹوں سے گمان کرتے ہیں۔

اس پر حضرت ہود علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ۸-اعراف-ع۹)

یعنی اے میری قوم مجھ میں بیوقوفی نہیں ولیکن میں رب العالمین کی طرف سے رسول

ہوں۔انتہی

فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا:

اِنِّیْ لَاَظُنُّکَ یَا مُوْسٰی مَسْحُوْرًا

یعنی تحقیق میں تجھے اے موسیٰ البتہ جادو کیا ہوا گمان کرتا ہوں

اس پر حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

وَاِنِّیْ لَاَظُنُّکَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا (پ۱۵-بنی اسرائیل-ع۱۲)

یعنی تحقیق میں تجھے اے فرعون البتہ ہلاک کیا گیا گمان کرتا ہوں۔انتہی۔

کفار ہمارے آقائے نامدار بابی ہو وامی پر جنون وسحر وکہانت وغیرہ کے الزامات لگایا کرتے تھے۔ان الزامات سے حضور کی براءت خود اللہ تعالیٰ نے فرما دی۔دیکھو آیات ذیل۔

(۱) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (پ۲۹-قلم شروع)

ترجمہ تو اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔

(۲) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ (پ۲۳-یٰس-ع۵)

ترجمہ: اور ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور اس کے لئے لائق نہیں۔وہ نہیں مگر نصیحت اور کتاب ظاہر۔

(۳) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (پ۲۷ نجم شروع)

ترجمہ: تمہارے صاحب نے بہکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

(۴) اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ (پ۱۲-ہود-ع۲)

تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے

گواہ آئے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں تو آگ اس کا وعدہ ہے۔(کنزالایمان)

(۵) کفار حضور سے بطور استہزا یوں کہا کرتے تھے۔

هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ

یعنی کیا ہم لے چلیں تم کو اس شخص کی طرف کہ تم کو خبر دیتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے نہایت ریزہ ریزہ ہونا۔تحقیق تم البتہ نئی پیدائش میں ہو گے۔انتہی۔

کفار کے اس استہزا کا دفعیہ باری تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ (پ۲۲-سبا-ع۱)

یعنی کیا باندھ لیا ہے اس نے اللہ پر جھوٹ یا اس کو جنون ہے بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے عذاب اور دور گمراہی میں ہیں انتہی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۱۹-حضور کے سوا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کی زندگی کی قسم یاد نہیں فرمائی

قرآن مجید میں ہے:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (پ۱۴-حجر-ع۵)

یعنی تیری زندگی کی قسم ہے۔وہ (قوم لوط) البتہ اپنی مستی میں سرگردان ہیں انتہی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲۰-حضور کی ہدایت ورسالت پر اللہ تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی

دیکھو آیات ذیل:

(۱) یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (پ۲۲-یٰسین) حکمت والے قرآن کی قسم! بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

(۲) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (پ۲۷ نجم شروع)

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔ تمہارے صاحب نے بہکے نہ بے راہ چلے۔ (کنزالایمان)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۱-حضور کے قدموں کی برکت سے مکہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم یاد فرمائی

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ (پ۳۰-سورہ بلد شروع)

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (کنزالایمان)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۲-حضور کی قدر ومنزلت کو اللہ تعالیٰ نے بلند کیا ہے حتیٰ کہ عرش وفرش پر سب جگہ مشہور ہیں

چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ۳۰-انشراح)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا۔ (کنزالایمان)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۳-حضور پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ۲۲-احزاب ۷)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)

پڑھو مومنو مصطفیٰ پر درود — محمد حبیب خدا پر درود
خدا کا یہ ہے حکم قرآن میں — پڑھو خاتم انبیاء پر درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

۲۴-حضور کو اللہ تعالیٰ نے ایک زندہ معجزہ ایسا عنایت کیا ہے جو ہزارہا معجزات کے برابر ہے

کیونکہ قرآن مجید میں ۷۷ ہزار سے کچھ زیادہ کلمات ہیں۔ اگر ہم اقل مقدار جس میں اعجاز پایا جائے سورہ کوثر کو لیں جس میں دس کلمے ہیں۔ تو اس حساب سے سات ہزار سے زائد اجزاء ہوئے جو فی نفسہ معجزہ ٹھہرے۔ پھر اگر بلاغت وطریق نظم واخبار غیب وغیرہ وجوہ اعجاز پر غور کیا جائے تو سات ہزار کی تضعیف ہوتی جائے گی۔ پس

حساب کرلیں کہ ایک قرآن شریف کتنے ہزار معجزوں کے برابر ہوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲۵-حضور کو اللہ تعالیٰ نے ایک رات حالت بیداری میں جسد شریف کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کرائی اور اپنی جناب میں بلا کر ناز و نیاز کی باتیں کیں

یہی مذہب ہے جمہور محققین و متکلمین وصوفیہ کرام کا۔ اور یہی حق ہے سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (الایہ) سے اسی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ عبد نام ہے جسم وروح کا نہ فقط روح کا۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِیْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (پ۱۵- بنی اسرائیل۔ ع۶) اسی کا موید ہے کیونکہ رویا سے مراد رویا عینی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ علاوہ بریں احادیث صحیحہ کثیرہ سے جو حد تواتر کو پہنچنے والی ہیں اسی کا حق ہونا پایا جاتا ہے۔

اگر یہ معراج خواب میں ہوتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور لوگ مرتد نہ ہوتے اور نہ مسجد اقصے کی نشانیاں پوچھتے کیونکہ خواب میں ایسا امر محال نہیں خواب میں تو اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک لحظے میں ہم مشرق میں ہیں اور دوسرے لحظے میں ہزارہا کوسوں پر مغرب میں ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲۶-حضور کی انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا

چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (پ۲۷-قمر شروع)

ترجمہ نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔ انتہی

چوں محمد یافت آں ملک ونعیم — قرص مہ را کرد اندر دم دونیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲۷-حضور کی مبارک انگلیوں سے چشمہ کی طرح پانی جاری ہوا

چنانچہ تیسیر الوصول جلد ثانی- صفحہ ۳۱۹ میں ہے:

عن جابر رضی الله عنه قال عطش الناس يوم الحديبية فاتوارسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يديه ركوة وقالوا ليس عندنا مايتوضأ به ولايشرب الامافى ركوتك فوضع صلى الله عليه وسلم يده فى الركوة فجعل الماء يفورمن بين اصابعه كامثال العيون فتوضانا وشربنا قيل لجابر كم كنتم يومئذ قال لو كنا مأته الف لكفانا۔ كنا خمس عشرة مائة اخرجه الشيخان۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے سامنے ایک چھاگل تھی۔ اور عرض کیا کہ آپ کی چھاگل کے پانی کے سوا ہمارے پاس نہ وضو کرنے کو پانی ہے نہ پینے کو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس چھاگل میں رکھا۔ پس آپ کی انگلیوں میں سے پانی یوں نکلنے لگا جیسے چشمے۔ ہم نے وضو کیا اور پیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم اس دن کتنے تھے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو ہمیں کفایت کرتا۔ ہم ڈیڑھ ہزار تھے۔ امام بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا ہے انتہی۔ یہ معجزہ حضور سے متعدد دفعہ

صادر ہوا ہے۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲۸-حضور کی رسالت پر حجر وشجر نے شہادت دی

چنانچہ ترمذی شریف (مطبوعہ احمدی۔ جلد ثانی۔ صفحہ ۲۲۳) میں ہے:

عن علی ابن ابی طالب قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم بمکة فخرجنا فی بعض نواحیها فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو یقول السلام علیك یارسول الله۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب (کرم اللہ وجہہ) سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا۔ پس ہم اس کے بعض نواح میں نکلے۔ جو پہاڑ یا درخت حضور کے سامنے آتا تھا۔ وہ یوں کہتا تھا:
آپ پر سلام ہوا ے اللہ کے رسول انتہی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۲۹-حضور کے فراق میں ستون حنانہ رویا

مسجد نبوی میں منبر بننے سے پہلے حضور مسجد کے ایک ستون کے ساتھ جو درخت خرما کا ایک خشک تنہ تھا پشت مبارک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب اہل ایمان کی کثرت ہوگئی تو منبر بنایا گیا۔ جب حضور اُس منبر پر خطبہ پڑھنے لگے تو اس ستون سے

اس طرح آواز اشتیاق نکلی جیسے اونٹنی اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالتی ہے۔ یہ معجزہ ترمذی شریف جلد ثانی۔ صفحہ ۲۲۳ میں یوں مروی ہے۔

عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب الی لزق جذع واتخذ واله منبرا فخطب علیه فحن الجذع حنین الناقة فنزل النبی صلی الله علیه وسلم فمسه فسکت.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ درخت سے پشت مبارک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ نے اس پر خطبہ پڑھا پس اس تنہ سے اونٹنی کی[1] مانند آوازِ اشتیاق نکل انتہی۔

مولانا روم نے اس معجزے کو یوں رشتہ نظم میں منسلک کیا ہے۔

اُستن حنانہ از ہجر رسول — نالہ مے زد ہمچو ارباب عقول
درمیانِ مجلس وعظ آنچناں — کز وے آگہ گشت ہم پیر وجواں
درتحیر ماندہ اصحاب رسول — کز چہ مے نالد ستوں باعرض وطول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون — گفت جانم از فراقت گشت خوں
از فراق تو مراچوں سوخت جاں — چوں ننالم بے تو اے جانِ جہاں
مسندت من بودم از من تاختی — برسر منبر تو مسند ساختی
پس رسولش گفت کای نیکودرخت — اے شدہ باستر تو ہمراز بخت
گر ہمیخواہی ترانخلے کنند — شرقی وغربی تو میوہ چنند
یادراں عالم حقت سروے کند — تاترو تازہ بمانی تا ابد
گفت آن خواہم کہ دایم شد بقاش — بشنو اے غافل کم از چوبے مباش
آن ستوں را دفن کرد اندر زمین — تاچو مردم حشر گرددیوم دیں
تابدانی ہرکرا یزداں بخواند — از ہمہ کارجہاں بیکار ماند

۱؎ ایک روایت میں ہے کہ حنانہ بچے کی طرح رویا۔

هرکرا باشد زیزداں کاروبار | یافت بارآنجا وبیروں شدز کار
وآنکه اور ابنو دازاسراداد | کے کند تصدیق او نالہ جماد
گوید آرے نے زول بہروفاق | تانگو یندش کہ ہست اہل نفاق
گرنیندے واقفان امرکن | درجہاں روگشتہ بودے ایں سخن

انبیائے سابقین کے تمام معجزات حضور کو عطا ہوئے

اس مقام پر یہ بھی عرض کر دینا مناسب ہے کہ جو فضائل و معجزات انبیائے سابق کو عطا ہوئے ان میں کوئی ایسا نہیں کہ اس کی مثل یا اس سے بڑھ کر حضور کو عطا نہ ہوا ہو۔
چنانچہ ۱- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ کرامت بخشی کہ فرشتوں نے ایک دفعہ آپ کو سجدہ کیا مگر حضور کو اس سے بڑھ کر یہ فضیلت بخشی کہ خود باری تعالیٰ اور نیز فرشتے ہمیشہ حضور پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ ۲- حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے درجہ خلت عطا فرمایا مگر حضور کو اس سے بڑھ کر مقام محبت عنایت فرمایا۔ اسی واسطے قیامت کے دن جب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شفاعت کے لئے درخواست کی جائے گی تو آپ فرمائیں گے۔ انما کنت خلیلًا من وراء وراء۔ ۳- حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ تھا کہ آپ کے دست مبارک میں لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ حضور نے ام معبد کی بکری کے تھن پر جو بیائی نہ تھی اپنا دست مبارک پھیرا اور وہ دودھ دینے لگ گئی۔ اس سے بھی بڑھ کر حضور نے یہ کیا کہ عرب جیسی قوم کے دلوں کو موم کی طرح نرم بنا دیا۔ ۴- اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع بنایا مگر حضور کو براق عطا فرمایا جو ہوا سے بدرجہا تیز تھا۔ ۵- حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے پرندے کلام کرتے مگر حضور سے حجر و شجر کلام کرتے جن اگر حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع تھے تو صرف کام کرنے میں مگر حضور کے ایسے تابع ہوئے کہ آپ پر ایمان لے آئے۔ ۶- حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حسن کا

ایک حصہ ملا تھا مگر حضور کو کل حسن عطا ہوا۔ ۷- حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عصا سے بحر کو شق کر دیا۔ حضور نے اس سے بڑھ کر عالم علوی میں تصرف کیا کہ اپنی انگشت شہادت سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ ۸- حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پتھر سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے حضور نے اپنی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی جاری کر دیا۔ اور یہ اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ پتھر جنس زمین سے ہے جس سے چشمے نکلتے ہیں۔ ۹- حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہ طور پر اپنے رب سے کلام کیا۔ حضور شب معراج میں عرش کے اوپر مقام قاب قوسین او ادنیٰ میں اپنے پروردگار سے ہم کلام ہوئے۔ ۱۰- حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا کا سانپ بنا دیا جو ادھر ادھر دوڑنے لگا۔ حضور نے ایک خشک تنہ (حنانہ) کو انسان کی طرح گویا کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مردوں کو زندہ و گویا کر دیتے اور ابرص و اکمہ کو اچھا کر دیتے تھے۔ حضور سے بھی اسی قسم کے معجزے صادر ہوئے۔ بلکہ سنگریزوں اور درختوں کا کلام کرنا مردوں کے کلام کرنے سے زیادہ عجیب ہے، کیونکہ یہ اس جنس سے ہی نہیں جو کلام کرے۔

باقی انبیاء کے معجزوں کو بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہئے۔ ایسے معجزات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بیشمار خصائص عطا کئے ہیں۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۰- حضور کی جانب ہو کر فرشتوں نے کفار سے جنگ کیا

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا یَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ
بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ (پ۴-ال عمران-آیت ۱۲۵)

اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔ تو ایک سے ڈرو کہیں تم شکر گزار ہو۔ جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتہ اُتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ
وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۱-حضور پر جو کتاب نازل ہوئی وہ بہ حفظ الٰہی تحریف و تبدیل سے محفوظ ہے برعکس کتب دیگر انبیاء کے کہ ان کی حفاظت انکے متبعین کے سپرد تھی

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

(۱) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (پ۱۴-حجر-آیت ۹)

بے شک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن۔ اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (کنزالایمان)

(۲) اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰۃَ فِیْھَا ھُدًی وَّنُوْرٌ یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ
اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ
کِتٰبِ اللّٰہِ وَکَانُوْا عَلَیْہِ شُھَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا
تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ
الْکٰفِرُوْنَ (پ۶-مائدہ-آیت ۴۴)

بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق

یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتار پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ
وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۲-حضور کا دین تمام دینوں پر غالب ہے

چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ
کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا (پ۲۶-فتح-آیت ۲۸)

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گوا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ
وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۳-حضور کے دین میں تشدد و تنگی نہیں۔

دیکھو آیات ذیل:

(۱) ھُوَاجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ (پ۱۷-ح-ع۱۰)

ترجمہ: اسی نے تم کو برگزیدہ کیا اور دین میں تم پر کچھ تنگی نہیں کی۔ انتہی

(۲) یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (پ۲-بقرہ-ع۲۳)

ترجمہ: اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں

چاہتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۴۔حضور کی امت خیر الامم ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (پ۴۔ آل عمران آیت ۱۱۰)

تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۵۔حضور کی امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی

چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔

ان اللہ لا یجمع امتی او قال امة محمد علی ضلالة (الحدیث)

(مشکوۃ، باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

ترجمہ: تحقیق اللہ جمع نہ کرے گا میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۶۔حضور ہی کی امت میں سے اہل بہشت کی دو تہائی ہوں گے

چنانچہ ترمذی شریف جلد ثانی صفحہ ۸۷ میں ہے۔

عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم هذا حديث حسن۔

ترجمہ: ابن بریدہ نے اپنے باپ بریدہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت ایک سو بیس صفیں ہوں گے۔ جن میں سے اسی اس امت کی ہوں گی اور چالیس باقی امتوں کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ انتہی۔

ابن قیم نے حاوی الارواح الی بلاد الافراح میں اس حدیث کو نقل کر کے یوں لکھا ہے۔ رواه الامام احمد والترمذي واسناده على شرط الصحيح يعني اس حدیث کو امام احمد و ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کا اسناد صحیح کی شرط پر ہے۔ انتہی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۷۔حضور سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے اور آپ کی تبعیت سے آپ کی امت بھی سب امتوں سے پہلے بہشت میں جائے گی

چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

وانا اول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها ومعي فقراء المومنين (مشکوۃ باب فضائل سید المرسلين)

يعني میں پہلا شخص ہوں گا جو بہشت کے دروازوں کی زنجیریں ہلائے گا پس اللہ میرے لئے دروازے کھول دے گا اور مجھے ان میں داخل کرے گا اور

میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے۔ انتہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۸۔ حضور کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز حوض کوثر عطا فرمائے گا

جس سے آپ اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ (پ۳۰-کوثر)

اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۳۹۔ حضور کو اللہ عزوجل قیامت کے دن مقام محمود عطا فرمائے گا

جس میں آپ گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (پ۱۵- بنی اسرائیل۔ آیت ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

نماند بعصیاں کسے درگرو — کہ دارو چنیں سیّد پیشرو
عطائے شفاعت چنانش دہند — کہ امت تمامی ز دوزخ رہند

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

۴۰۔ حضور خلیفہ مطلق و نائب کل حضرت باری تعالیٰ کے ہیں

چنانچہ فرماتے ہیں:

وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ (مشکوۃ کتاب العلم) یعنی میں تو بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔ انتہی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

وی صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ مطلق و نائب کل جناب اقدس است میکندو میدہ ہرچہ خواہد باذن وے

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

جزاء اللہ عنا خیر الجزاء (اشعۃ اللمعات جزء چہارم صفحہ ۳۳۵)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

اب قارئین غور فرمائیں

ہمارے واسطے ایسے جلیل القدر آقا بابی ہو وامی کے یوم میلاد سے بڑھ کر کون سا دن مبارک ہوسکتا ہے لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اس روز اللہ کے اس احسان عظیم کا شکریہ ادا کریں اور مجالس میلاد میں حاضر ہو کر آپ کے پیارے پیارے حالات سنیں اور اپنے بچوں کو سنائیں۔

عرب شریف میں میلاد مبارک بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ مگر ملک ہند میں اس کی طرف نہایت کم توجہ رہی ہے۔ میرے خیال میں اس عدم توجہی کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہی روز حضور کے وصال کا دن ہے۔ اس لئے عرصہ دراز سے اس ملک میں اسے بارہ وفات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا تعلق محض ماتم کے ساتھ سمجھا جاتا رہا ہے۔ مگر یہ غلطی ہے چنانچہ علامہ محمد طاہر حنفی (متوفی ۹۸۱) مجمع البحار کی جلد ثالث کے خاتمہ پر لکھتے ہیں۔

ثم بحمدہ ویتیسیرہ الثلث الاخیر من مجمع بحار الانوار فی غرائب

التنزيل ولطائف الاخبار فی اللیلة الثانية عشر من شهر السرور والبهجة
مظهر منبع الانوار والرحمة شهر ربيع الاول فانه شهر امرنا باظهار
الحبور فيه كل عام فلانكدره باسم الوفاة فانه يشبه تجديد الماتم وقد
نصوا على كراهيته كل عام فی سیّدنا الحسين مع انه لا اصل له فی
امهات البلاد الاسلامية وقد تحاشوا عن اسمه فی اعراس الاولياء فكيف به
فی سیّد الاصفیاء۔ یعنی بحمدالله مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل
ولطائف الاخبار کا ثلث اخیر ختم ہو گیا ماہِ ربیع الاول کی بارھویں رات کو جو سرور اور
خوشی کا مہینہ اور منبع انوار و رحمت کا مظہر ہے۔ پس تحقیق یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم کو ہر
سال اظہار خوشی کا حکم ہے۔ لہٰذا ہمیں اسے وفات کے نام سے مکدر نہ کرنا چاہئے کیونکہ
یہ تجدید ماتم کے مشابہ ہے اور علماء نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے لیے ہر سال ماتم
کرنے کی کراہیت پر تصریح فرما دی ہے۔ علاوہ بریں بڑے بڑے اسلامی شہروں میں
اس کی کوئی اصل نہیں۔ جب اولیاء کے عرسوں میں اس نام سے پرہیز کیا جاتا ہے تو
سیّدالاصفیاء کے حق میں بطریق اولیٰ اس سے پرہیز چاہیے۔ انتہی۔

علاوہ بریں مسلمانوں کا ایک فرقہ کچھ عرصے سے مجالس میلاد کا مخالف رہا ہے مگر
الحمدللہ اب چند سال سے اہل ہند کی توجہ اس طرف بڑھتی جاتی ہے اور ایسے شخصوں کی
تعداد کم ہوتی جاتی ہے جو ایسی مجالس متبرکہ کو شرک و بدعت کہیں۔

علامہ سیّد احمد زینی المشہور بدحلان نے سیرت نبویہ میں لکھا ہے کہ لوگوں میں
معمول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر سنتے ہیں تو آپ کی
تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ قیام مستحسن ہے کیونکہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی تعظیم ہے اور اس فعل کو اکثر علما نے جو مقتدائے امت ہیں کیا ہے۔

علامہ حلبی نے اپنی سیرت نبویہ میں لکھا ہے کہ بعض نے روایت کی ہے۔ کہ امام سبکی
رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اکثر علمائے وقت جمع تھے کسی نے اس مجلس میں امام صرصری رحمۃ
اللہ علیہ کا یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھا۔

قلیل لمدح المصطفٰی الخطبا لذهب — علی ورق من خط احسن من کتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه — قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

پس اس وقت تمام حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور اس مجلس میں بڑا انس پیدا
ہوا۔ قیام کی طرح مولود شریف کا کرنا اور لوگوں کا اس کے لئے جمع ہونا بھی مستحسن ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

امام نووی کے استاد امام ابوشامہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن
جو صدقات و احسان اور زینت و خوشی کا اظہار ہوتا ہے وہ ہمارے زمانے کی بدعات حسنہ
سے ہے۔ کیونکہ فقراء کے ساتھ احسان کے علاوہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کار خیر
کے کرنے والے کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور وہ اللہ کا شکر کرتا ہے
کہ اس نے ہم پر احسان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو سارے جہان کے لئے
رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

امام سخاوی علیہ الرحمہ کا ارشاد

امام سخاوی نے کہا کہ مولود شریف کا کرنا قرون ثلاثہ (یعنی تابعین) کے بعد
حادث ہوا۔ پھر اس وقت سے ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے ہیں اور
اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات دیتے ہیں اور شوق سے مولود پڑھتے ہیں
جس کی برکتوں سے ان پر فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے۔

ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا قول

ابن جوزی نے کہا کہ مولود شریف کے خواص سے یہ ہے کہ اس سال امن رہتا
ہے اور آرزو اور مقصد جلد حاصل ہوتا ہے۔

پادشاہوں میں سب سے پہلے ملک مظفر ابوسعید صاحب اربل نے مولود شریف کو
جاری کیا۔

اور حافظ ابن دحیہ نے اس کے لئے ایک رسالہ مولود تالیف کیا جس کا نام التنویر

فی مولد البشیر النذیر رکھا۔ ملک مظفر نے ابن دحیہ کو اس کے صلے میں ایک ہزار دینار دیئے اور مولود شریف کیا۔ ملک موصوف ربیع الاول میں مولود کیا کرتا تھا اور اس کے پاس بڑے بڑے علما وصوفیہ کرام حاضر ہوا کرتے تھے۔ وہ ان کو خلعت دیا کرتا تھا اور ان کے لئے عود ولبان وغیرہ جلایا کرتا تھا اور مولود پر تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتا تھا۔
حافظ ابن حجر نے مولود شریف کی اصل کو حدیث سے ثابت کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ صحیح بخاری ومسلم میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو دیکھا کہ یہود عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے سبب دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسیٰ کو نجات دی پس ہم شکریہ میں اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تمہاری نسبت حضرت موسیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔

ابولہب کی انگلیوں سے پانی کا نکلنا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا کہ دوشنبہ کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اس کی دو انگلیوں سے پانی نکل آتا ہے جسے وہ پی لیتا ہے۔ اس تخفیف کی وجہ یہ کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سن کر اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ملک شام کے حافظ شمس الدین محمد بن ناصر پر رحم کرے جس نے کہا ہے۔

اذا کان ھذا کافر جاء ذمه — وتبت یداه فی الجحیم مخلدا
اتی انه فی یوم الاثنین دائما — تخفف عنه للسرور باحمدا
فما الظن بالعبد الذی کان عمره — باحمد مسرور اومات موحدا

یعنی ابولہب جو کافر تھا جس کی مذمت میں آیا ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ جب ایسے کافر پر احمد مجتبیٰ کی ولادت پر خوش ہونے کے سبب ہر دوشنبہ کو عذاب میں تخفیف کی جائے۔ تو اس بندے کی نسبت کیا گمان ہوگا جو عمر بھر احمد مجتبیٰ کی خوشی مناتا رہا ہو اور جس کا خاتمہ توحید پر ہوا ہو۔

فتویٰ ابن حجر

علامہ ابن حجر ہیتمی (متوفی ۹۷۳) سے مولود شریف کے بارے میں استفتا کیا گیا۔ ان کا فتویٰ بجنسہ یہاں درج کیا جاتا ہے: سئل نفع الله به عن حکم الموالد والاذکار التی یفعلها کثیر من الناس فی ھذا الزمان ھل ھی سنة ام فضیلة ام بدعة فان قلتم انها فضیلة فهل وردفی فضلها اثرعن السلف او شیء من الاخبار۔ وھل الاجتماع للبدعة المباحة جائز املا۔ وھل تجوز اذاکان یحصل بسببها او سبب صلاة التراویح اختلاط واجتماع بین النساء والرجال ویحصل مع ذلك مؤانسة ومحادثة ومعاطاة غیر مرضیة شرعا۔ وقاعدة الشرع مهمارحجت المفسدة حرمت المصلحة وصلاة التراویح سنة ویحصل بسببها ھذه الاسباب المذکورة فهل یمنع الناس من فعلها ام لایضرذلك (فاجاب) بقوله الموالد والا ذکار التی تفعل عندنا اکثر ها مشتمل علی خیر کصدقة وذکرو صلاة وسلام علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومدحه وعلیٰ شربل شرورلولم یکن منها الارویة النساء للرجال الاجانب لکفی۔ وبعضها لیس فیها شر لکنه قلیل نادر ولا شك ان القسم الاول ممنوع للقاعدة الشورة المقررة ان درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح۔ فمن علم وقوع شے من الشرفیما یفعله من ذلك فهوعا ص اثم وبغرض انه عمل فی ذلك خیرافن اخیره لایساوی شره الاتری ان الشارع صلی الله علیه وسلم اکتفی من الخیر بما تیسر فطم عن جمیع انواع الشرحیث قال اذا امرتکم بامرفا توامنه ما استطعتم واذا نهیتکم عن شی فاجتنبوه فتامله تعلم ماقررة من ان الشروان قل لا یرخص فی شیء منه والخیر یکتفی منه بما تیسر۔ والقسم الثانی سنته تشمله الاحادیث الواردة فی الاذکار المخصوصة والعامة کقول صلی الله علیه وسلم لا یقعد قوم یذکرون الله تعالیٰ الا حفتهم الملائکة وغشیتم الرحمة ونزلت علیهم

السکینة وذکرھم اللہ تعالیٰ فی من عندہ رواہ مسلم وروی ایضًا انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم جلسوایذ کرون اللہ تعالیٰ ویحمدونہ علی ان ہداھم للاسلام اتانی جبریل علیہ الصلوۃ والسلام فاخبرنی ان اللہ تعالیٰ یباھی بکم الملائکة وفی الحدیثین اوضح دلیل علی فضل الاجتماع علی الخیر والجلوس لہ وان الجالسین علی خیر کذلک یباھی اللہ بھم الملائکة وتنزل علیھم السکینة وتغشاھم الرحمة ویذکرھم اللہ تعالیٰ بالثناء علیھم بین الملائکة فای فضائل اجل من ھذہ۔ وقول السائل نفع اللہ بہ وھل الاجتماع للبدع المباحة جائز نعم ھو جائز قال العزبن عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ البدعة فعل مالم یعھد فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتنقسم الی خمسۃاحکام یعنی الوجوب والندب الی الآخرہ وطریق معرفة ذلک ان تعرض البدعة علی قواعد الشرع فای حکم دخلت فیہ فھی منہ۔ فمن البدع الواجبة تعلم النحوالذی یفھم بہ القران والسنة ومن البدع المحرمة مذھب نحوالقدریة ومن البدع المندوبة احداث نحو المدارس والاجتماع الصلوۃ التراویح ومن البدع المباحة المصافحة بعد الصلوۃ ومن البدع المکروھة زخرفة المساجد والمصاحف ای بغیر الذھب والا فھی محرمة وفی الحدیث کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار فھو محمول علی المحرمة لا غیر وحیث یحصل فی ذلک الاجتماع لذکرا وصلاۃ التراویح او نحوھا محرم وجب علی کل ذی قدرة النھی عن ذلک وعلی غیرہ الامتناع من حضور ذلک والاصار شریکاً لھم ومن ثم حرح الشیخان بان من المعاصی الجلوس مع الفساق اینا سالھم (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۱۲)

سوال

ترجمہ فتاویٰ: یہ جو اکثر لوگ اس زمانے میں میلاد واذکار کرتے ہیں۔ ان کا کیا حکم ہے۔ آیا یہ سنت ہیں یا فضیلت یا بدعت۔ اگر تم کہو کہ یہ فضیلت ہیں تو کیا ان کے فضل

کے بارے میں سلف سے کوئی اثر یا کوئی حدیث وارد ہے کیا مباح بدعت کے لئے جمع ہونا جائز ہے یا نہیں۔ کیا ایسی بدعت جائز ہے جبکہ اس کے سبب سے یا نماز تراویح کے سبب سے مردوں اور عورتوں میں میل ملاپ پیدا ہو اور علاوہ اس کے باہمی الفت وگفتگو ومناولت پیدا ہو جو ازروئے شریعت ناپسندیدہ ہے۔ اور شرع کا قاعدہ ہے کہ جب فساد نیکی سے بڑھ جائے۔ تو وہ نیکی ممنوع ہوتی ہے نماز تراویح سنت ہے اور اس کے سبب اسباب مذکورہ پیدا ہوتے ہیں تو کیا لوگ نماز تراویح سے منع کئے جائیں یا یہ مضر نہیں۔

جواب

میلاد واذکار جو ہمارے ہاں کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر نیکی (مثلاً صدقہ وذکرودرود شریف ومدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور برائی بلکہ برائیوں پر مشتمل ہیں۔ اگر صرف عورتوں کا اجنبی مردوں کو دیکھنا ہو تو یہی برائی کافی ہے اور ان میں سے بعض میں کوئی برائی نہیں مگر ایسے میلاد قلیل ونادر ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قسم اول ممنوع ہے کیونکہ یہ قاعدہ مشہور ومقرر ہے کہ مفاسد کا دفعیہ مصالح کی تحصیل پر مقدم ہے۔ پس جس شخص کو ایسے میلاد واذکار میں جسے وہ کرتا ہے وقوع شر کا علم ہو وہ عاصی اور گنہگار ہے۔ بالفرض اگر وہ ان میں نیکی کرے تو بعض دفعہ اس کی نیکی اس کی بدی کے برابر نہیں ہوتی کیا تو نہیں دیکھتا کہ شارع صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی میں تو اسی قدر پر کفایت کی جو ہو سکے اور برائی کے تمام انواع سے منع فرمایا۔ چنانچہ یوں ارشاد فرمایا۔

اذا امرتکم بامرفاتوامنہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیء فاجتنبوہ (جس وقت میں تم کو کسی امر کا حکم دوں تو اس سے کرو جو کر سکتے ہو اور جس وقت میں تم کو کسی امر سے منع کروں تو اس سے باز رہو) پس تو اس پر غور کر تجھے معلوم ہو جائے گا۔ جو میں نے کہا کہ برائی خواہ کتنی ہی کم ہو اس کی کسی قسم کی اجازت نہیں ہو سکتی اور نیکی کافی ہے جتنی ہو سکے اور قسم ثانی سنت ہے اور مندرج ہے ان احادیث میں جو خاص وعام اذکار کے بارے میں آئی ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ جو لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ فرشتے ان کا اکرام کرتے ہیں اور رحمت ان کو گھیر لیتی

ہے اور ان پر سکون و وقار نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی بارگاہ کے فرشتوں میں یاد کرتا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جو بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے تھے اور اس کا شکر کرتے تھے کہ اس نے ان کو ہدایتِ اسلام کی' فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں تم پر فخر کرتا ہے۔

ان دونوں حدیثوں میں اس امر کی نہایت واضح دلیل ہے کہ خیر کے لئے جمع ہونا اور بیٹھنا نیک کام ہے اور اس طرح خیر کے لئے بیٹھنے والوں پر اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور ان پر سکون و وقار نازل ہوتا ہے اور ان کو رحمت گھیر لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کو ثنا سے یاد کرتا ہے۔ پس اس سے بڑھ کر اور کونسی فضیلت ہے۔

رہا سائل کا یہ قول (اللہ اس سے نفع دے) کہ آیا مباح بدعتوں کے لئے جمع ہونا جائز ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں جائز ہے۔ عزبن سلام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بدعت سے مراد اس شے کا کرنا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ تھی اور بدعت کے پانچ حکم ہیں یعنی وجوب استحباب الخ اور اس کی پہچان کا طریق یہ ہے کہ بدعت کو شرع کے قاعدوں پر پیش کیا جائے پس جس حکم میں یہ بدعت داخل ہو وہی اس کا حکم ہے۔ چنانچہ واجب بدعتوں میں سے ہے علم نحو کا سیکھنا کہ اس کے ذریعہ قرآن وحدیث سمجھا جائے۔ اور حرام بدعتوں میں سے ہے قدر یہ جیسے فرقہ کا مذہب۔ اور مستحب بدعتوں میں سے ہے مدارس وغیرہ کا بنانا اور نماز تراویح کے لئے جمع ہونا اور مباح بدعتوں میں سے ہے نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور مکروہ بدعتوں میں سے ہے مساجد ومصاحف کا آراستہ و مزین کرنا یعنی سونے کے سوا اور اشیاء سے کیونکہ اگر سونے کے ساتھ ہو تو حرام ہے۔

اور حدیث مبارک میں جو ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہے سو یہ حرام بدعت پر محمول ہے نہ کہ دیگر اقسام بدعت پر اور جب ذکر یا نماز تراویح

وغیرہ کے لئے جمع ہونے میں کوئی حرام امر پیدا ہو۔ تو صاحبِ قدرت پر واجب ہے کہ لوگوں کو اس سے منع کرے اور اگر صاحبِ قدرت نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ ایسے اجتماع میں حاضر نہ ہو ورنہ وہ بھی گناہ میں ان کا شریک ہوگا۔ اسی وجہ سے شیخین نے تصریح فرمائی ہے کہ فاسقوں کے ساتھ الفت سے بیٹھنا بھی گناہ ہے انتہی۔

اس مقام پر اتنا اور عرض کر دینا ضروری ہے کہ مجالس میلاد میں بے اصل قصے بیان نہ کئے جائیں بلکہ کوئی مستند مولود پڑھا جائے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے مولود برزنجی سب سے عمدہ ہے اور عرب شریف میں یہی پڑھا جاتا ہے۔ علامہ نبہانی نے جواہر البحار میں اس کی نسبت لکھا ہے۔ لیس له نظیر۔ نظر بریں انجمن نعمانیہ لاہور نے یہ مولود شریف مع ترجمہ اردو و حواشی طبع کرا دیا ہے اور اس کا نام مولود بے نظیر رکھا ہے۔ میلاد کے خاتمہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھنا چاہئے۔ بطور نمونہ ایک سلام یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

سلام

یا نبی سلام علیک　　یاوسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوات اللہ علیک
نامِ نامی حرزِ جاں ہے　　چارۂ دردِ نہاں ہے
دمبدم وردِ زباں ہے　　صلوات اللہ علیک
دو جہاں کے آپ سرور　　آپ کا مداح ہے داور
کون ہے ایسا پیمبر　　صلوات اللہ علیک
کس کو یہ رتبہ ملا ہے　　نام کس کا مصطفیٰ ہے
کس کا عاشق کبریا ہے　　صلوات اللہ علیک
کس کے قبضہ میں ہے کوثر　　ہے خدا کا پیار کس پر
کون ہے محبوب داور　　صلوات اللہ علیک
کس کو خالق نے بلایا　　کس نے ہے یہ رتبہ پایا

کس پہ ہے قرآن آیا   صلوات اللہ علیک
شافعِ محشر تمہیں ہو   دین کے رہبر تمہیں ہو
خاص پیغمبر تمہیں ہو   صلوات اللہ علیک
رہنماؤ پیشوا ہو   سر بسر نورِ خدا ہو
تم تو شاہِ دوسرا ہو   صلوات اللہ علیک
گرچہ عصیاں کی ہے کثرت   غم نہیں ہے روزِ قیامت
واں تو ہوں گے آپ حضرت   صلوات اللہ علیک
واسطہ آلِ عبا کا   صدقہ حضرت فاطمہ کا
غم نہ ہو روز جزا کا   صلوات اللہ علیک
میرے مولیٰ میرے آقا   آپ ہی کا ہے بھروسا
حشر میں رہ جائے پردہ   صلوات اللہ علیک
آپ ہی شمس الضحیٰ ہیں   آپ ہی بدرالدجیٰ ہیں
آپ محبوبِ خدا ہیں   صلوات اللہ علیک
چاند سورج اور ستارے   آپ پر صدقے او تارے
جان ودل دونوں کو وارے   صلوات اللہ علیک
اب نہیں اٹھتے یہ صدمے   دل ہوا ہے ٹکڑے ٹکڑے
آپ کی صورت کے صدقے   صلوات اللہ علیک
آپ کی فرقت نے مارا   بس یہی ہے اس کا چارا
اب زیارت ہو خدارا   صلوات اللہ علیک
آپ پر قربان جاؤں   ایک دم جو دیکھ پاؤں
حالِ دل سب کہہ سناؤں   صلوات اللہ علیک
خواب میں گر آپ آتے   صورتِ انور دکھاتے
ہجر کے غم سے چھڑاتے   صلوات اللہ علیک

روضۂ احمد پہ جا کر   یہ پیامِ شوخِ مضطر
اے صبا کہنا مقرر   صلوات اللہ علیک
یا نبی سلام علیک   یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوات اللہ علیک

میں چاہتا تھا کہ خاتمہ پر کچھ نعتیں درج کرتا مگر بخوف طوالت ایک غزل فارسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

مرحبا سیّد مکی مدنی العربی   دل وجاں بادفدایت چہ عجب خوش لقبی
منِ بیدل بجمال تو عجب حیرانم   اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر   اے قریشی لقبی ہاشمی ومطلبی
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را   زانکہ از آدم وعالم توچہ عالی نسبی
ماہمہ تشنہ لبانیم وتوئی آبحیات   رحم فرما زحد میگزرد تشنہ لبی
شب معراج عروج تواز افلاک گذشت   بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور   زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی
نخل بستان مدینہ زتو سرسبز مدام   زاں شدہ شہرہ آفاق بشیریں رطبی
نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم   زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی
عاصیا نیم زمانیکی اعمال مپرس   سوئے ماروئے شفاعت بکن از بے سببی
بردر فیض تو استادہ بصد عجزو نیاز   رومی وطوسی وہندی حلبی وعربی
سیّدی اَنت حبیبی وطبیب عللی   آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

ھھنا تم الکتاب بعون الملک الوھاب
واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ
والسلام علیٰ سیّدنا ومولانا محمد وعلیٰ اٰلہٖ
واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین

اسلامی علوم کی معیاری درسگاہ

مدرسہ غوثیہ تعلیم القرآن

(برائے طلباء طالبات)

جامع مسجد زینب فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ

شعبہ حفظ برائے طلباء

کی کامیابی کے بعد اب انشاءاللہ

شعبہ حفظ اور عالمہ فاضلہ برائے طالبات

کا آغاز کردیا گیا ہے لہٰذا بچوں اور بچیوں کو

قرآن کے نور سے آراستہ کرنے کے لیے داخل کروائیں

(منجانب)

قاری محمد خان قادری و اراکین انتظامیہ

فون:۔ 5824921-0300-4273421

مصطفےٰ فاؤنڈیشن لاہور چھاؤنی

کے زیرِ اہتمام

مصطفےٰ لائبریری

یہاں پر ہر شعبۂ زندگی سے متعلق کتب موجود ہیں مثلاً قرآنیات، تفاسیر، احادیث، سیرت طیبہ، فقہ، ردِعقائدِ باطلہ، تاریخی و اصلاحی ناول طبی انسائیکلوپیڈیا، اسلامیات، فتوٰی جات، سوانحی لٹریچر، حکایات اور رضویات کے علاوہ اخبارات اور رسائل و جرائد عوام الناس کے مطالعہ کے لئے بلا معاوضہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دروسِ قرآن و حدیث، تلاوت، نعت خوانی اور علماء کرام کی تقاریر پر مشتمل کیسٹیں بھی موجود ہیں۔

خالصتاً دینی بنیادوں پر ایک پرائیویٹ ہائی سکول قائم کیا گیا ہے جس میں مستحق طلبہ کو مفت تعلیم، یتیم بچوں کو مفت کتب اور تعلیم و تربیت کا عمدہ اہتمام موجود ہے۔

مصطفےٰ لائبریری کی دو شاخیں، ایک ٹنڈو محمد خان (سندھ) اور دوسری جاتی چوک بدین روڈ دیوان سٹی ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔

مصطفےٰ لائبریری ایک کنال رقبے پر قائم کی گئی جس میں ایک بڑا ہال بھی ہے جہاں ماہانہ درس قرآن، درس حدیث اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اہم دینی لٹریچر کے علاوہ محبت رسول ﷺ سے لبریز ایک ضخیم کتاب صلوا علیہ وسلمو تسلیما شاندار انداز میں چھپ کر مفت تقسیم ہو چکی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی جلد شائع کیا جائے گا۔

نوٹ

لائبریری میں روزِ اول سے اب تک اخبارات اور رسائل و جرائد جلدوں کی صورت میں محفوظ ہیں

اوقات لائبریری صبح 9 تا 11 بجے عصر تا عشاء

ماہانہ مفت میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے

مصطفےٰ لائبریری: 161-فاروق کالونی، والٹن روڈ لاہور کینٹ
فون نمبر: 5820659,5824921
موبائل: 0300 - 4273421